(نارمل جغرافیہ)

جغرافیہ کشمیر

برائے

طلبائے میٹریکولیشن کلاس

مؤلفہ

دینا ناتھ جوگی بی۔اے۔بی۔ٹی
(ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول اُودھم پور)

(نارمل پریس سرینگر میں چھپ کر شائع ہوئی)

قیمت ۔۔ ۱۰ آنے

فہرست مضامین

Q. 1. What comprises the State known as Jammu and Kashmir?

سوال نمبر ۱۔ ریاست جموں و کشمیر کِن علاقوں سے مل کر بنی ہے؟

جواب:۔ ریاست جموں و کشمیر ایک جغرافیائی اِکائی نہیں ہے۔ یہ کئی چھوٹی چھوٹی اکائیوں (units) سے مل کر بنی ہے۔ اس میں جموں۔ وادئ کشمیر۔ لداخ۔ کرگل۔ اسکردو۔ گلگت۔ پونچھ وغیرہ شامل ہیں۔ یہ سارے علاقے ڈوگرہ راجہ مہاراجہ گلاب سنگھ نے ایک عملداری میں منسلک کئے تھے۔ یہ سب علاقے ایک دوسرے سے سطح۔ آب و ہوا۔ اور پیداوار کے لحاظ سے مختلف ہیں۔ لوگوں کا رہن سہن بھی قدرے قدرے بِن بن ہے (نسبتاً جُداگانہ ہے)۔

۱۹۴۷ء میں جب ہندوستان کی تقسیم ہوئی اور قبائلی ریاست پر حملہ آور ہوئے۔ ریاست کا کچھ حصہ پاکستان کے (ناجائز) قبضہ میں آگیا۔ اس ناجائز مقبوضہ علاقے میں گلگت۔ اسکردو۔ مظفرآباد۔ پونچھ کا کچھ حصہ میرپور۔ بھمبر۔ کوٹلی اور ریاسی کا کچھ حصہ شامل ہیں۔ یہ معاملہ U.N.O میں تا ایں زیر تصفیہ ہے۔

Q. 2. Describe the Geographical Situation of Jammu and Kashmir State and indicate its political importance.

سوال نمبر ۲:۔ ریاست جموں و کشمیر کا محلِ وقوع اور حدودِ اربعہ بیان کرو۔ اور اسکی سیاسی اہمیت کو ظاہر کرو۔

جواب:۔ ریاست جموں و کشمیر 17' - 32° اور 58' - 36° عرض بلد شمالی اور 13' - 73° اور 30' - 80° طول بلد مشرقی کے درمیان واقع ہے۔ یہ ریاست ہندوستان کے شمال مغربی گوشے اور براعظم ایشیا کے وسط میں واقع ہے۔ اس کا رقبہ 84258 مربع میل کے قریب ہے۔ اس کی زیادہ سے زیادہ لمبائی 372 میل اور چوڑائی 288 میل ہے۔

ریاست کے شمال میں سنکیانگ اور روسی ترکستان ہیں۔ جنوب میں پاکستان اور بھارت مشرق میں بھارت اور تبت اور مغرب میں پاکستان ہیں۔

ظاہر ہے کہ یہ ریاست بڑی بڑی سلطنتوں سے گھری ہوئی ہے۔ اس لئے اس کی سیاسی اہمیت بہت بڑھ گئی ہے۔ اور دُنیا کی بڑی بڑی طاقتیں اس ریاست کے معاملات میں گہری دلچسپی لیتی رہی ہیں۔ اگرچہ وہ لوگ یہاں سے ہزارہا میل دُور بیٹھے ہیں۔

Q.3. Describe briefly the mountain ranges of the State of Jammu and Kashmir.

سوال نمبر ۳:- ریاست جموں و کشمیر کے مختلف سلسلہ ہائے کوہ بیان کرو:- (نقشہ نمبر ۲ کو دیکھو صفحہ نمبر ۱۱)

جواب (i):- ریاست کے شمال میں کوہستان قراقرم ہے۔ جو ریاست کو وسط ایشیا کے دوسرے ملکوں سے جُدا کرتا ہے۔ یہ سلسلہ کوہ شرقاً غرباً پھیلا ہوا ہے۔ مغرب میں یہ سلسلہ بہت اونچا ہے۔ اس کی اوسط بلندی بیس ہزار فٹ سے بھی زیادہ ہے۔ اس سلسلہ کی سب سے بلند چوٹی گاڈون آسٹن ۲۸۲۵۰ فٹ اونچی ہے۔ یہ سلسلہ کوہ بالکل ننگا ہے۔ اور اس کی چوٹیاں ہمیشہ برف سے ڈھکی رہتی ہیں۔ درہ قراقرم کو پار کر کے لوگ سینکیانگ اور روسی ترکستان میں جا سکتے ہیں۔

اس سلسلہ کوہ سے چند دریا نکل کر چینی ترکستان کو سیراب کرتے ہیں اور کچھ جنوب کی جانب سے نکل کر دریائے اٹک میں جا ملتے ہیں۔

(ii) مشرق میں کوہستان کیون لن ریاست کو تبت سے جُدا کرتا ہے۔ اور شمالاً جنوباً پھیلا ہوا ہے۔ یہ سلسلہ کوہ بھی بہت اونچا اور دشوار گذار ہے۔

(iii) سلسلہ قراقرم کے جنوب میں لیکن اس کے تقریباً متوازی کوہستان لداخ صوبہ لداخ کے بیچ میں سے گذرتا ہے۔ یہ سلسلہ کوہستان قراقرم سے قد میں پست ہے۔ اس سلسلہ کوہ پر درخت وغیرہ نہیں پائے جاتے اور اس کی چوٹیاں بھی برف سے ہمیشہ ڈھکی رہتی ہیں۔ کوہستان لداخ کے دونوں طرف اور اس کے متوازی دریائے شیوک اور دریائے سندھ (اٹک) بہتے ہیں۔ اور جس جگہ کوہستان کا سلسلہ ختم ہوتا ہے۔ وہاں دریائے شیوک دریائے سندھ میں جا گرتا ہے۔

(iv) سلسلہ کوہ ننگا پربت۔ کوہستان لداخ کے جنوب میں سلسلہ ننگا پربت واقع ہے۔ یہ پہاڑ کوہ ہمالیہ کے درمیانی سلسلہ میں شامل ہے۔ اس کا رُخ جنوب مشرق سے شمال مغرب کو ہے۔ مشرق میں اس کو سلسلہ زنسکار کے نام سے پکارتے ہیں۔ وسط میں نان کن کے نام سے اور مغرب میں ننگا پربت کے نام سے۔ یہ سلسلہ کوہ وادی کشمیر کو لداخ اور گلگت سے جُدا کرتا ہے۔ اس کی اوسط اونچائی بیس اور اکیس ہزار فٹ کے درمیان ہے۔ سب سے اونچی چوٹی ننگا پربت ۲۶۶۲۰ فٹ ہے۔ گوایشہ براری یا کولاہائی ۱۷۸۳۹ فٹ اور ہرمکھ ۱۶۹۰۹ فٹ دو اور بلند چوٹیاں ہیں۔ سری امرناتھ کی گپھا بھی اسی

سلسلہ میں واقع ہے۔ اس سلسلہ کی چوٹیاں بھی ہمیشہ برف سے ڈھکی رہتی ہیں۔ اور درّے بھی برف کی وجہ سے سال میں پانچ مہینے بند رہتے ہیں۔ درہ زوجیلا سے لداخ، کرگل کو راستہ جاتا ہے۔ اور درہ برزل سے گلگت کو۔ اس سلسلہ میں کئی پہاڑی جھیل ہیں۔ جن میں سے ہرمکٹ گنگا، گنگابل، اور شیشرم ناگ بہت مشہور ہیں۔ اس سلسلہ کی جنوبی ڈھلوان جنگلوں سے ڈھکی ہے۔ شمالی ڈھلوان خشک اور چٹیل ہے۔

(۲) سلسلہ پیر پنچال۔ یہ سلسلہ ننگا پربت کے جنوب میں واقع ہے۔ یہ پہاڑ بھی ہمالیہ کا حصّہ ہیں۔ اور اس کے جنوبی یا اندرونی سلسلہ کا مغربی حصّہ بناتے ہیں۔ اس کی اوسط اونچائی بارہ ہزار فٹ سے پندرہ ہزار فٹ تک ہے۔ افروٹ اس کی ایک بلند مشہور چوٹی ہے۔ اس کی ڈھلوان گھنے جنگلوں سے پر ہے۔ شمالی ڈھلوان قدرے خشک ہیں۔ اس سلسلہ کی پہاڑی جھیل کوثر ناگ بہت مشہور ہے۔ اس سلسلہ میں بہت سے درے ہیں۔ درہ سمتھن کشمیر کو کشتواڑ سے درہ بانہال کشمیر کو صوبہ جموں کی تحصیل رام بن سے اور پیر پنچال کشمیر کو صوبہ جموں کے علاقہ ریاسی اور بھمبر سے ملاتا ہے۔ گلمرگ، شوپیان اور بانہال کی پہاڑیاں اسی سلسلہ کی شاخیں ہیں۔

(III) درمیانی پہاڑی علاقہ۔ یہ سلسلہ پیر پنچال اور بیرونی پست پہاڑی سلسلے کے درمیان واقع ہے۔ اور بارہ ہزار سے پندرہ ہزار فٹ تک سطح سمندر سے اونچے چلے گئے ہیں۔ ان پہاڑوں کی بناوٹ ایک درخت کی ٹہنی کے مانند ہے جس طرح ایک ٹہنی سے چھوٹی چھوٹی شاخیں مختلف سمتوں میں نکلی ہوتی ہیں۔ اسی طرح ان پہاڑوں سے بھی چھوٹی چھوٹی شاخیں ہر طرف کو نکلی ہوئی ہیں۔ ان پہاڑوں کے درمیان چھوٹے چھوٹے کر ایسے بھی پست سطح مرتفع ہیں۔ یہ شکل میں ایک دوسرے سے ایسے ملتے ہیں۔ کہ ان میں فرق معلوم کرنا مشکل ہوتا ہے۔ اسی سلسلے میں کشتواڑ، بھدرواہ، رام بن، ریاسی وغیرہ واقع ہیں۔ پونچھ اور راجوری بھی ان ہی پہاڑوں میں واقع ہیں۔

(IV) بیرونی پست پہاڑی سلسلے۔ یہ سلسلہ درمیانی پہاڑی سلسلہ کے جنوب میں واقع ہے۔ بہت سی پہاڑیوں پر مشتمل ہے۔ کچھ پہاڑیاں ایک دوسرے کے متوازی ہیں۔ جن کی بلندی سطح سمندر سے چار اور پانچ ہزار فٹ سے زیادہ نہیں ہے۔ یہ سلسلے صوبہ جموں کا جنوبی حصّہ بناتے ہیں۔ شمال سے جنوب کو بڑھتے ہوئے یہ پہاڑ پست ہوتے جاتے ہیں۔ اور انتہائی جنوب میں پنجگر میدانی علاقہ میں مدغم ہو جاتے ہیں۔

Q. 4. Give a brief description of the rivers of the Jammu and Kashmir State.

سوال نمبر 4۔ ریاست جموں و کشمیر کے دریاؤں کا مختصر حال لکھو۔ (نقشہ نمبر ۸ دیکھو صفحہ نمبر ۱۱)

جواب :- (ب) ریاست کے شمالی حصے لداخ - اسکردو - اور گلگت کے علاقوں کو دریائے سندھ (Indus)
اور اس کے معاون سیراب کرتے ہیں۔ دریائے سندھ تبت میں جھیل مانسرور سے نکلتا ہے۔ اور ہماری
ریاست کے جنوب مشرقی کونے سے داخل ہو کر شمال مغرب کو بہتا ہے۔ شمال مغرب میں ننگا پربت کے پہاڑ کو چیر
کر پاکستان میں داخل ہوتا ہے۔ یہ دریا بلند پہاڑی علاقے سے گذرتا ہے۔ اس لئے آبپاشی اور کشتی رانی کیلئے مفید
نہیں ہے۔ اس دریا پر کئی مقامات پر رسیوں کے پل باندھے گئے ہیں۔ کئی جگہ مشکوں کے ذریعے پار جاتے ہیں۔ چند
مقامات پر لوہے کے رسیوں کے ذریعے پل (Suspension Bridges) بنائے گئے ہیں۔ اس دریا کے
کئی معاون ہیں۔ دریائے شیوک کوہستان قراقرم کے گلیشروں سے نکل کر کوہستان لداخ (کیلاش) کے شمال میں بہتا ہے۔ اسی پہاڑی سلسلہ کے جنوب میں
دریائے سندھ۔ دریائے شیوک کے متوازی بہتا ہے۔ پہاڑی سلسلہ کے خاتمہ پر دونوں دریا ایک دوسرے سے مل جاتے ہیں۔ دریائے شگر اور دریائے گلگت
شمال کی طرف سے آکر دریائے سندھ میں جا گرتے ہیں۔ جنوب میں اس کے معاون دریائے زنسکار اور دریائے سورو ہیں۔

(ii) دریائے جہلم :- یہ دریا سلسلہ پیر پنچال کے پانہال پہاڑ کے پاس سے چشمہ ویری ناگ سے نکل کر وادی
کشمیر میں سانپ کی طرح بل کھاتا ہوا شمال مغرب کو بہتا ہے۔ اور جھیل وُلر میں ایک طرف سے گرتا ہے۔ اور
دوسری طرف نکل کر ٹھیک مغربی رُخ اختیار کر لیتا ہے۔ دومیل (مظفر آباد) کے پاس اس میں دریائے کشن گنگا
جو سلسلہ ننگا پربت میں تلیل کی اونچے پہاڑوں سے نکلتا ہے آملتا ہے۔ کوہالہ سے ہوتا ہوا یہ دریا پاکستان
میں داخل ہوتا ہے۔ دریائے کشن گنگا تیز رفتار دریا ہے اور جنگلوں اور پہاڑوں سے گذرتا ہے۔

دریائے جہلم کو کشمیر میں وتھ یا وتستا کہتے ہیں۔ منبع سے لیکر بارہمولہ تک یہ دریائے سپاٹ وادی میں سے
بل کھاتا ہوا آہستہ آہستہ بہتا ہے۔ اس علاقے میں یہ دریا آبپاشی اور کشتی رانی کے لئے بہت مفید ثابت ہوتا
ہے۔ شہر سرینگر اس کے دونوں کناروں پر آباد ہے۔ بارہمولہ سے آگے یہ دریا پہاڑی علاقے کو چیرتا ہوا گذرتا ہے۔
اس کے دونوں طرف اونچے اونچے پہاڑ دیوار کی مانند کھڑے ہیں۔ مغربی پنجاب (پاکستان) میں داخل ہو کر یہ دریا
پھر میدانی علاقے سے گذرتا ہے۔ بارہمولہ سے چند میل مغرب کی طرف مہورا کے مقام پر اس دریا کے پانی سے ایک بجلی گھر
(Power House) بہت عرصے سے چل رہا ہے۔

اس دریا کے کئی معاون ہیں۔ جن میں سے اہم ترین ذیل میں درج ہیں:-

(۱) نالہ لدر یا لمبودری - یہ کولاہائی کے گلیشر سے نکل کر اپنے ساتھ شیشرم ناگ جھیل کے نالے کو لیتا ہوا اننت ناگ
کے قریب بائیں کنارے دریائے جہلم کے ساتھ آملتا ہے۔

(i) نالہ سندھ زوجلا ۔ اور سرمکھ کی جھیلوں اور گلیشروں کا پانی دریائے جہلم میں شادی پور کے مقام پر ڈالتا ہے
(ii) نالہ پوہرو سوپور کے قریب دوآبگاہ کے مقام پر جہلم میں شامل ہو جاتا ہے۔
(iii) دریائے کشن گنگا۔ اس کا ذکر اوپر آچکا ہے۔
دائیں کنارے کے مشہور معاون (i) نالہ دودھ گنگا (ii) نالہ رمبیارہ اور (iii) روشی ہیں۔ جو سلسلہ پیر پنچال سے نکلتے ہیں۔ نالہ دودھ گنگا سرینگر کے مقام پر جہلم میں جا گرتا ہے۔ (ix) دریائے پونچھ ریاست کے جنوب مغربی حصے سے گذر کر پاکستان میں جہلم کے ساتھ جا ملتا ہے۔
(c) دریائے چناب۔ یہ دریا بھی باہر سے آکر ریاست میں داخل ہوتا ہے۔
علاقہ لاہول میں دریائے چناب کا منبع ہے۔ یہ دریا چنیبہ سے ہوتا ہوا شمال مشرق سے ریاست میں پاڈر کے علاقے میں داخل ہوتا ہے۔ اور پیر پنچال کے جنوب میں درمیانی پہاڑی سلسلہ کو چیرتا ہوا کشتواڑ۔ بھدرواہ رام بن اور ریاسی کے علاقے کو سینچکر اکھنور کے مقام پر میدانی علاقے میں داخل ہوتا ہے۔ اور پھر پاکستان میں جہلم کے ساتھ جا ملتا ہے۔ یہ دریا بہت تیز رفتار ہے۔ اور آبشاریں بناتا ہے۔ یہ دریا آبپاشی اور کشتی رانی کے لئے مفید نہیں البتہ میدانی علاقے میں اس سے دونوں کام لئے جاتے ہیں۔ جنگلات کی لکڑی اس دریا میں بہا کر منڈیوں میں اکٹھی کی جاتی ہے۔
اس کے دو معاون ہیں :۔ (i) جموں توی اور (ii) مناور توی۔ جموں توی کنڈ کیلاس سے نکل کر ادھمپور اور جموں کے شہروں سے ہوتا ہوا علاقہ پاکستان میں چناب سے مل جاتا ہے۔
صوبہ میں اور بھی کئی چھوٹے چھوٹے ندی نالے بہتے ہیں۔ مثلاً ادج، بسنتر وغیرہ۔ لیکن یہ مفید دریا نہیں ہیں۔ یہ برسات میں طغیانی لاتے ہیں۔ اور گرمیوں میں خشک ہو جاتے ہیں۔

Q. 5. Give an account of some important lakes of the State.

سوال نمبر ۵ :۔ ریاست کے چند مشہور جھیلوں کا حال بتاؤ۔ (نقشہ A صفحہ نمبر 11 پر دیکھو)
جواب :۔ ریاست میں کئی بڑی بڑی جھیلیں ہیں۔ بعض کا پانی کھاری ہے۔ بعض کا میٹھا۔ جھیلیں میدانی بھی ہیں اور پہاڑی بھی۔ مشہور جھیلوں کا مختصر حال ذیل میں درج ہے :۔
(a) صوبہ لداخ کی جھیلیں اونچی اونچی سطح مرتفع پر واقع ہیں۔ اور کھاری پانی کی ہیں۔ یہ بہت لمبی چوڑی

ہیں۔ ان کے پانی سے نمک بھی حاصل کیا جاتا ہے۔ جس کے صاف کرنے کی طرف ابھی تک دھیان نہیں دیا گیا۔

(i) جھیل پانگ گانگ: یہ جھیل مشرقی حصہ میں 13000 فٹ سے زیادہ بلندی پر واقع ہے۔ یہ کئی جھیلوں کا مل کر ایک سلسلہ بن گیا ہے۔ اس کی لمبائی 40 میل کے قریب ہے۔ اس کا مشرقی حصہ ابھی دریافت نہیں ہوا ہے۔ کیونکہ وہ تبت میں واقع ہے۔

(ii) جھیل سومورری: اس کا طول 15 میل اور عرض 5 میل کے قریب ہے۔ اس کا پانی سردیوں میں اتنا جم جاتا ہے۔ کہ اس کے اوپر سے مویشی گذر جاتے ہیں۔

(iii) جھیل کیاگھر: اس کی گہرائی 48, 67 فٹ کے درمیان ہے۔

(۲) کشمیر کی جھیلیں:- وادی کشمیر میں جھیل میدانی بھی ہیں اور پہاڑی بھی۔ میدانی جھیلوں میں زیادہ مشہور یہ ہیں:-

(الف) (i) جھیل وُلر:- یہ میٹھے پانی کی ایشیا میں سب سے بڑی جھیل ہے۔ اس کی لمبائی دس میل کے قریب اور چوڑائی چھ میل کے قریب۔ اس کا نصف سے زیادہ حصہ پہاڑوں سے گھرا ہوا ہے۔ اس کے شمال میں بہت سے گاؤں آباد ہیں جن میں قصبہ بانڈی پور اور قصبہ سوپور مشہور ہیں۔ دریائے جہلم اس میں جنوبی کونے سے داخل ہوتا ہے اور مغربی کونے سے سوپور کے قریب نکلتا ہے۔ یہ جھیل سنگھاڑے۔ مچھلیوں اور مرغابیوں کے لئے مشہور ہے۔

(ii) جھیل مانسبل:- یہ جھیل سرینگر سے قریباً 15 میل بجانب شمال مغرب کو واقع ہے۔ یہ دریائے جہلم کے ساتھ ایک نالے کے ذریعے ملی ہوئی ہے۔ یہ نالہ قریباً ایک میل لمبا ہے۔ یہ جھیل ایک میل کے قریب چوڑی ہے۔ اور دو اور تین میل کے درمیان لمبی ہے۔

(iii) جھیل آنچار:- سرینگر کے شمال مغرب میں یہ ایک چھوٹی سی جھیل ہے۔ اس کے ایک طرف نالہ بہتا ہے۔

(iv) جھیل ڈل:- دُنیا کی یہ دلفریب جھیل سرینگر کے شمال مشرق میں واقع ہے۔ اس کے تین طرف پہاڑ ہیں۔ جو تین چار سو فٹ جھیل کی سطح سے بلند ہیں۔ اس کے کناروں پر مغل بادشاہوں کے بنائے ہوئے باغات چشمہ شاہی۔ نشاط۔ شالامار۔ نسیم باغ واقع ہیں۔ مہاراجہ ہری سنگھ کے محلات بھی اس کے کنارے بنائے گئے تھے۔ حضرت بل کی مشہور درگاہ بھی اس کے کنارے واقع ہے۔ کنول زار اور اردگرد کے پہاڑ انسانی طبیعت پر ایسی کیفیت پیدا کرتے ہیں۔ کہ دل پر وجد طاری ہوتا ہے۔ اور آنکھ پر غلبہ حیرت ۔ یہ جھیل بھی جہلم کے ساتھ کے نالوں کے ذریعے ملی ہوئی ہے۔ یہ ایک اور چھوٹے نالے کے ذریعے جھیل آنچار سے بھی ملی ہوئی ہے۔

(ب) پہاڑی جھیلوں میں سلسلہ ننگا پربت کی جھیلیں۔ (V) تارسر (VI) مارسر (VII) نندن سر (VIII) نیل سر (IX) گنگابل اور (X) شیشرم ناگ مشہور ہیں۔ اور سلسلہ پیر پنجال میں۔ (XI) کونسر ناگ بہت مشہور ہے۔

کونسر ناگ سب سے بڑی پہاڑی جھیل ہے۔ جو 13000 فٹ کی بلندی پر واقع ہے۔

(C) صوبہ جموں میں جھیل مانسر اور سروین سر میٹھے پانی کی چھوٹی چھوٹی جھیلیں تحصیل سانبہ میں واقع ہیں۔

Q. 6. Give a brief idea of the Springs of the State.

سوال نمبر ۶:۔ ریاست کے چشموں کا مختصر سا تصور دو:۔

جواب:۔ وادی کشمیر کے چشمے میٹھے پانی کی لطافت اور آس پاس کے دلفریب نظاروں کے لئے اپنی نظیر آپ ہیں۔
کچھ چشمے گندھک کے پانی کے بھی ملتے ہیں۔

ویری ناگ کے مشہور چشمے سے دریائے جہلم نکلتا ہے۔ کوکر ناگ۔ اچھہ بل شیرینی پانی کیلئے نام پا چکے ہیں۔ اور تحصیل اننت ناگ میں ہی واقع ہیں۔ مٹن کے چشمے تیرتھ لگتا ہے۔ چشمہ شاہی کا مشہور چشمہ سرینگر کے قریب جھیل ڈل کے کنارے واقع ہے۔ نیل ناگ تحصیل بڈگام کا مشہور چشمہ ہے۔ ہندوؤں کا متبرک چشمہ تولامولہ تحصیل سرینگر میں گاندربل سے تین چار میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔

قصبہ اننت ناگ میں اور تحصیل سرینگر میں وائل کے مقام پر گندھک کے چشمے پائے جاتے ہیں۔ تحصیل کولگام میں [illegible]
گرم پانی کا چشمہ ہے۔

Q. 7. Write a Short note on the glaciers of Jammu and Kashmir State.

سوال نمبر ۷:۔ ریاست جموں وکشمیر کے گلیشروں پر ایک مختصر نوٹ لکھو۔

جواب:۔ ریاست کا شمالی حصہ سطح کے لحاظ سے بہت بلند ہے۔ سلسلہ قراقرم اور سلسلہ ننگا پربت کے پہاڑ بہت اونچے چلے گئے ہیں۔ سلسلہ قراقرم کی بلندی 28000 فٹ ہے۔ اور ننگا پربت کی چوٹی 26000 فٹ سے بھی زیادہ بلندی تک چلی گئی ہے۔ ان سلسلوں کے درمیانی سطح مرتفع بھی سطح سمندر سے بہت اونچی ہے۔ پہاڑوں کے یہ دونوں سلسلے گلیشیروں سے ڈھکے ہوئے ہیں۔ چنانچہ 35° عرض بلد کے شمال میں پہاڑوں کے اونچے ڈھلوان گلیشروں سے بھرے پڑے ہیں۔ ان میں سب سے بڑا گلیشر بالٹیرو گلیشر ہے۔

Q. 8. Divide the State of Jammu and Kashmir into natural (surface) divisions and describe briefly each division.

سوال نمبر ۸:۔ ریاست جموں وکشمیر کو قدرتی حصوں میں تقسیم کرو۔ اور ہر ایک حصے کا مختصر حال بیان کرو۔

(نقشہ نمبر A کا بغور مطالعہ ہو)

جواب :- ریاست کی سطح عموماً پہاڑی ہے۔ یہ پہاڑ اور ان کی شاخیں کوہ ہمالیہ کا ہی شمالی مغربی حصّہ ہے۔ ریاست کی سطح کے حصّے اس کے بڑے دریاؤں کے نام سے منسوب ہیں۔ سطح کے لحاظ سے ریاست کے تین قدرتی حصّے ہو سکتے ہیں۔ (I) وادی چناب (II) وادی جہلم اور (III) وادی سندھ (اٹک)

I۔ وادی چناب۔ یہ وادی چناب اور اس کے معاون یعنی دریائے توی۔ دریائے اوجھ اور دریائے پونچھ وغیرہ سے سیراب ہوتی ہے۔ اس علاقے کو شمال مشرق کی جانب دریائے توی پنجاب اور ہماچل پردیش سے جُدا کرتا ہے۔ اس کے شمال میں کوہستان پیر پنچال کا سلسلہ ہے۔ جو اس کو وادی کشمیر سے جُدا کرتا ہے۔ پیر پنچال کے جنوب میں درمیانی اور پست پہاڑی سلسلہ اس وادی میں واقع ہیں۔ یہی علاقہ صوبہ جموں ہے۔ اس وادی کو تین خطوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ (a) دامان کوہ (b) بیرونی پست پہاڑوں کا خطہ (c) درمیانی پہاڑوں کا خطہ۔

(a) دامان کوہ۔ یہ خطہ چناب کی وادی کا جنوبی حصّہ ہے۔ اور پنجاب کے میدانی علاقہ کے ساتھ ساتھ ملتا ہے۔ اس کی چوڑائی دو یا تین میل سے بیس میل تک ہے۔ یہ خطہ دریائے راوی اور دریائے پونچھ کے درمیان واقع ہے۔ یہ علاقہ دراصل پنجاب کے میدانی حصّے کا شمالی سلسلہ ہے۔ اور اسی میدان کی طرح اس مٹی سے بنا ہے۔ جو دریائے سندھ اور اس کے معاون پہاڑی سے بہا کر یہاں بچھا گئے ہیں۔

یہ خطہ سطح سمندر سے ۱۱۰۰ اور ۲۰۰۰ فٹ بلند ہے۔ اس میں بہت سے ندی نالے بہتے ہیں۔ جو گرمی کے موسم میں خشک ہو جاتے ہیں۔ لیکن جو دریا مثلاً توی، پونچھ، چناب بلند پہاڑوں سے نکلتے ہیں۔ وہ سال بھر چلتے رہتے ہیں۔

اس علاقے میں تحصیل کٹھوعہ۔ تحصیل رنبیر سنگھپورہ بھیر پور جو اس وقت پاکستان کے قبضہ میں ہے۔ شامل ہیں۔ تحصیل اکھنور، سانبہ۔ اور بھمبر کے جنوبی حصّے بھی دامان کوہ کا ہی حصّہ ہیں۔

(b) بیرونی پست پہاڑوں کا خطہ۔ اس علاقے کو دریائے چناب دو حصّوں میں تقسیم کرتا ہے۔ (i) مشرقی پہاڑی علاقہ (ii) مغربی پہاڑی علاقہ۔

(i) مشرقی پہاڑی علاقہ۔ دامان کوہ کے اس حصّے کے شمال میں ہے۔ جو دریائے راوی اور چناب کے درمیان ہے۔
(ii) مغربی پہاڑی علاقہ۔ دامان کوہ کے اس حصّے کے شمال میں ہے جو دریائے چناب اور دریائے پونچھ کے شمال میں دامان کوہ کے میدانی علاقے کے ختم ہونے کے بعد سطح زمین آہستہ آہستہ اونچی ہوتی گئی ہے۔ اور ۲۰۰۰ فٹ کی بلندی

نقشہ ریاست جموں وکشمیر سطح
نشانات
سطح سمندر سے اونچائی
7000 فٹ سے زیادہ
5000 اور 7000 فٹ کے درمیان
3000 اور 5000 فٹ کے درمیان
1500 فٹ سے کم
درہ قراقرم
سلسلہ قراقرم
دریائے راوی
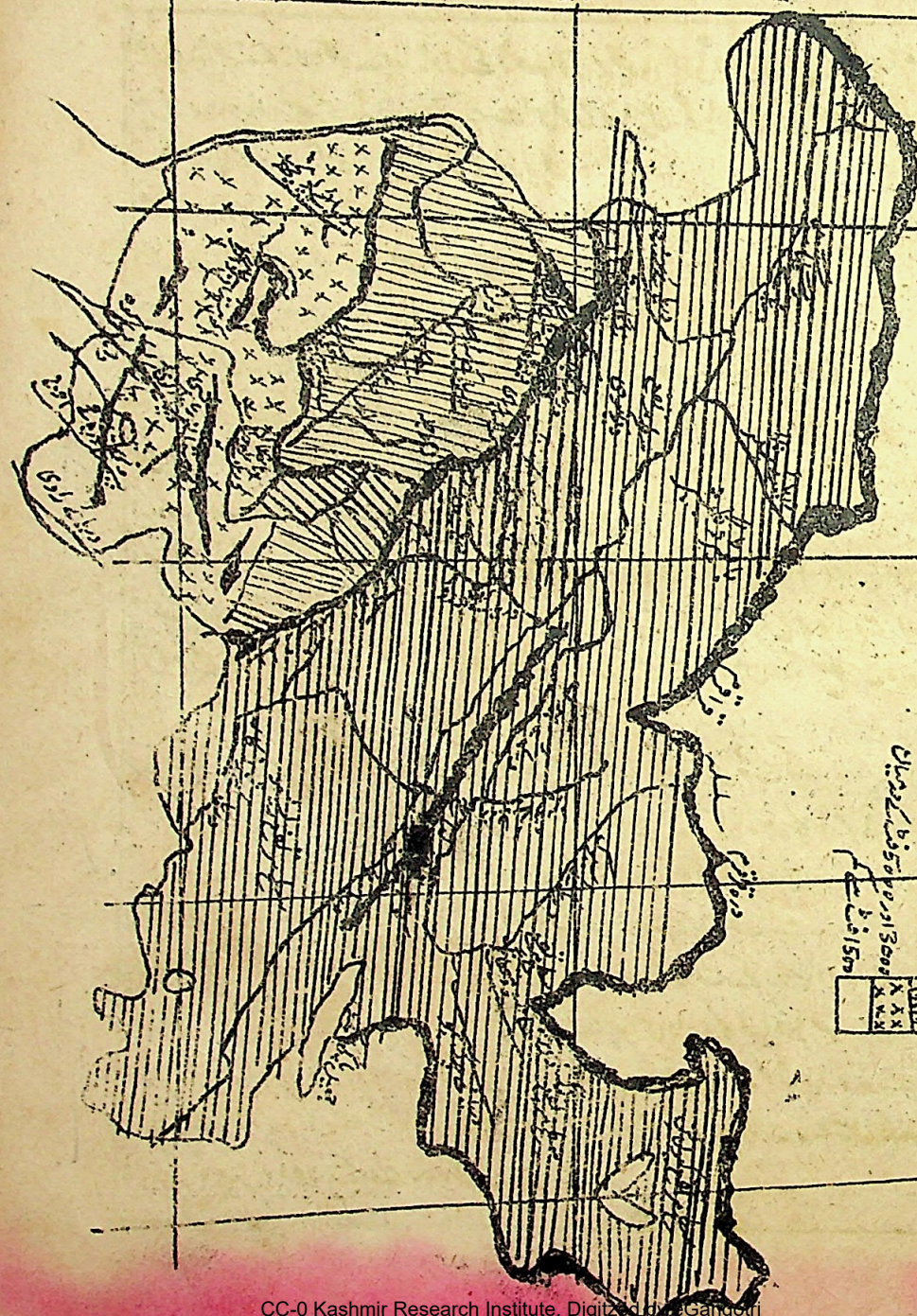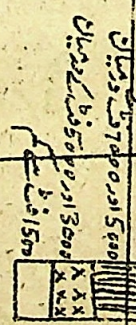
تک جا پہنچتی ہے۔ ان چھوٹے پہاڑوں کے ڈھلوانوں پر چھوٹی چھوٹی وادیاں ہیں جنکو پہاڑی ندیاں سیراب کرتی ہیں۔ یہ وادیاں کسی کسی جگہ ایک دوسرے سے اس طرح جدا ہیں۔ گویا ان میں کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ اس علاقے میں تحصیل رام نگر، ادھمپور۔ ریاسی۔ کوٹلی اور پونچھ شامل ہیں۔

(ج) درمیانی پہاڑوں کا خطہ:۔ یہ خطہ سلسلہ پیر پنچال اور درمیانی پہاڑوں کے خطے کے درمیان واقع ہے۔ اس خطے کے پہاڑ سطح سمندر سے ۱۲۰۰ سے ۱۵۰۰۰ فٹ کی بلندی تک چلے گئے ہیں۔ بناوٹ میں بیرونی لپست پہاڑوں سے بالکل مختلف ہیں۔ بیرونی لپست پہاڑ کسی حد تک ایک دوسرے کے متوازی ہیں۔ اور ان کے درمیان ہموار وادیاں ہیں۔ مگر درمیانی پہاڑ ایک درخت کی موٹی ٹہنی کی طرح کھڑے ہیں۔ جس طرح اس ٹہنی سے مختلف اطراف میں چھوٹی چھوٹی شاخیں نکلتی ہیں۔ اسی طرح ان پہاڑوں سے بھی ہر سمت کو چھوٹی چھوٹی شاخیں نکلی ہوئی ہیں ان پہاڑوں کے درمیان چھوٹی چھوٹی وادیاں ہیں۔ اور چھوٹے چھوٹے سطوح مرتفع بھی ہیں۔ یہ سطوح مرتفع ایک دوسرے کے ساتھ ایسے ملتی جلتی ہیں۔ کہ ان میں فرق کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ان پہاڑوں کی ڈھلوان ایک طرف آہستہ آہستہ شروع ہوتی ہے۔ جیسے کہ پہاڑ کی چوٹی آجاتی ہے۔ اور دوسری طرف کی ڈھلوان بہت سخت ہوتی ہے۔ اس ڈھلوان کے ختم ہونے کے بعد ایک دوسری ڈھلوان شروع ہو جاتی ہے۔ اور کم ڈھلوان کی سطح مرتفع نظر آنے لگتی ہے۔ جو وادیاں ان پہاڑوں کے درمیان آباد ہیں۔ وہ سطح سمندر سے ۵۰۰ فٹ سے زائد بلندی پر واقع ہیں۔

دریائے چناب کے مشرق میں اس خطے کی وسعت کافی ہے۔ مغرب میں بہت کم۔

ان پہاڑوں پر کاشت کاری کا دارومدار بارش پر ہے۔ یہاں موسمی بارش کافی ہوتی ہے۔

اس خطے میں تحصیل کشتواڑ۔ بھدرواہ اور رام بن شامل ہیں۔ پونچھ، راجوری اور ریاسی کے شمالی حصے بھی اسی خطے کے حصے ہیں۔ وادی جہلم میں مظفر آباد کا علاقہ اس خطے سے ملتا جلتا ہے۔

II۔ وادی جہلم:۔ یہ وادی کوہستان پیر پنچال اور سلسلہ ننگا پربت کے درمیان واقع ہے۔ یہ بیضوی شکل کی خوبصورت وادی دنیا میں کشمیر کے نام سے مشہور ہے۔ اس وادی کا لمبا قطر جنوب مشرق سے شمال مغرب کو ہے۔ اس وادی کی لمبائی معہ ارد گرد کے پہاڑوں کے ۱۱۰ میل کے قریب اور چوڑائی ۴۰ سے ۷۵ میل ہے۔ پہاڑوں کے بغیر میدانی حصے کی لمبائی ۸۴ میل کے قریب اور چوڑائی ۲۰ سے ۲۵ میل تک ہے۔ سطح سمندر سے وادی کی اونچائی ۵۰۰۰ فٹ سے ۷۰۰۰ فٹ تک ہے۔

اس وادی کو دریائے جہلم اور اس کے معاون لدر۔ وشو۔ نالہ سندھ۔ وغیرہ سیراب کرتے ہیں۔ اس خطے کی میدانی جھیلیں۔ وُلر۔ ڈل۔ مانسبل۔ پہاڑی جھیلیں کونسرناگ۔ شیشرم ناگ۔ ہرمکھ گنگا۔ وغیرہ اور چشمے اچھہ بل۔ کوکرناگ۔ چشمہ شاہی وغیرہ دُنیا میں نام پا چکے ہیں۔ مظفرآباد کا علاقہ جس میں سے جہلم کا مشہور معاون دریائے کِشن گنگا بہتا ہے۔ وادی چناب کے درمیانی پہاڑی خطے سے ملتا جُلتا ہے۔

سطح کے لحاظ سے وادی جہلم کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے (۱) میدانی علاقہ اور (۲) کریوے۔

(۱) میدانی علاقہ۔ یہ میدان دریائے جہلم کے دونوں طرف آباد ہے۔ اس کی سطح دریا کی سطح سے اکثر جگہ پست ہے۔ اس لئے برسات کے موسم میں ان علاقوں میں سیلاب آ جاتے ہیں۔ اس قسم کی طغیانی سے بچنے کے لئے سرینگر میں دریائے جہلم کے دونوں طرف اونچے بند باندھے گئے ہیں۔ اور سرینگر سے ذرا اوپر ایک نہر کھودی گئی ہے۔ جس کا نام Flood channel ہے۔ اس کا پانی سرینگر سے دو میل دور پھر دریائے جہلم میں جا گرتا ہے ؛

یہ میدانی علاقہ اسلام آباد (اننت ناگ) کے اردگرد دس یا بارہ میل چوڑا ہے۔ لیکن سرینگر اور اس کے آس پاس اس کی چوڑائی بڑھتی گئی ہے۔ جو پھر سوپور اور بارہ مولہ کے قریب پھر بہت کم ہو گئی ہے ؛

(۲) کریوے۔ یہ چھوٹی چھوٹی سطوح مرتفع ہیں۔ یہ زیادہ تر چکنی مٹی سے بنے ہوئے ہیں۔ یوں تو بہت سے کریوے پست ہیں۔ لیکن بعض جگہ یہ اردگرد کے پہاڑوں کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔ جنوبی حصے میں شوپیان سے لیکر بارہمولہ تک یہ کریوے اور ان کی گھاٹیاں ۵۰ میل تک پھیلے ہوئے ہیں۔ اور شمال مغرب میں سوپور سے آگے کریوے ہی کریوے دکھائی دیتے ہیں ؛

عموماً کریوؤں کی سطح ہموار ہے۔ پانپور کا کریوہ ایسی ایک مثال ہے۔ شوپیاں کا کریوہ ڈھلوان دار ہے۔ مٹن اور دامودر دوسرے مشہور کریوے ہیں۔

کریوے اکثر خشک ہیں۔ ان کو نہروں کے ذریعے سیراب کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ مثلاً مارتنڈ کنال کریوہ مٹن کو سیراب کرتی ہے ؛

ضروری نوٹ:۔ علم الارض (Geology) کے محکموں کے مطابق وادی کشمیر تواریخی زمانے سے قبل ایک بڑی بھاری جھیل تھی۔ روایتاً اس کا نام ستی سر چلا آ رہا ہے۔ پہاڑوں کی بناوٹ۔ پہاڑوں

کے ڈھلوانوں پر گھاٹیوں کے نشانات وغیرہ اسبارے میں بطور ثبوت پیش کیے جاتے ہیں۔ رام پور میں چونے کے پتھر کا پایا جانا۔ زیلون میں سمندری پودوں کے Fossils شنکر آچاریہ پہاڑی کے سمندری آتش فشاں کے منجمد ہوئے Lava کے چٹانوں کی موجودگی نندگا پربت پہاڑ پر سمندری پودوں کے Fossils اس نقطہ نظر کی زبردست دلیل اور ثبوت ہیں ؛

III۔ وادی سندھ (اٹک) اس وادی میں ریاست کا سرحدی علاقہ لداخ۔ بلتستان اور دردستان شامل ہیں۔ یہ تینوں علاقے کوہستان ہمالیہ کے اندرونی اور بیرونی سلسلوں کے درمیان واقع ہیں۔ شمال میں سلسلہ قراقرم۔ اسکو سنکیانگ اور روسی ترکستان سے جدا کرتا ہے۔ مشرق میں کیون لین تبت سے اور جنوب میں سلسلہ نندگا پربت کشمیر سے جدا کرتا ہے۔ کوہستان لداخ اس کے بیچ میں سے گذرتا ہے۔ یہ علاقہ پہاڑی اور بلند ہے۔ کوئی بھی حصہ سطح سمندر سے ۹۰۰۰ فٹ سے اونچا نہیں ہے۔ پہاڑوں کی چوٹیاں ۲۵۰۰۰ فٹ سے بھی اونچی چلی گئی ہیں۔ پہاڑ بالکل ننگے ہیں۔ اس علاقے کو دریائے سندھ اور اس کے معاون دریائے شیوک۔ دریائے گلگت۔ دریائے زنسکار۔ دریائے کرگل وغیرہ سیراب کرتے ہیں۔ یہ دریا تیز رفتار ہیں۔ اکثر قابل عبور نہیں۔ تیز رفتار ہیں۔ اور آبپاشی کے لئے مفید نہیں ہیں۔ اس علاقے کی ڈھلان شمال مغرب کو ہے۔ علاقے کے طبعی حالات سبھی جگہ بالکل ایک جیسے نہیں ہیں۔ مگر زمین عموماً پتھریلی۔ ریتلی اور غیر جاذب ہے علاقہ سرد و خشک ہے۔ اور گلیشروں سے یہ علاقہ پُر ہے ؛

(a) لداخ کے شمال و مشرق میں سطح مرتفع کیون لین اور لنگ زی تھنگ ہیں۔ پہاڑی سلسلے ان کو ایک دوسرے سے جدا کرتے ہیں۔ سطح سمندر سے ان کی اونچائی ۱۶۰۰۰ فٹ اور ۱۷۰۰۰ فٹ کے درمیان ہے۔ پہاڑی سلسلے ان کو ایک دوسرے سے جدا کرتے ہیں۔ دونوں سرد ریگستانی علاقے ہیں۔ ان سطوح مرتفع کے جنوب میں دریائے چنگ چمو اور جھیل پانگ ہیں۔ اور کئی بڑے بڑے گلیشر پائے جاتے ہیں۔ اس کے جنوب میں علاقہ رپشو ہے۔ جہاں کھاری پانی کی جھیلیں پائی جاتی ہیں۔ رپشو میں کوئی جگہ ۱۵۰۰۰ فٹ سے کم اونچا نہیں ہے۔ اس خطے میں کسی کسی جگہ ہموار زمین کے قطعے ملتے ہیں۔ جو زیادہ سے زیادہ ایک میل لمبے اور ۱۰۰ گز چوڑے ہوتے ہیں۔ یہاں آبادی نہایت قلیل ہے۔ لوگ کاشت کاری پر گذارہ کرتے ہیں۔

(b) بلتستان بہت پہاڑی سلسلوں سے بنا ہے۔ ان پہاڑوں کی بلندی ۱۵۰۰۰ فٹ اور ۲۰۰۰۰ فٹ کے درمیان ہے۔ ان کی اکثر چوٹیاں ۲۶۰۰۰ فٹ بلند چلی گئی ہیں۔ ان پر اکثر جگہ بہت گلیشر ملتے ہیں۔
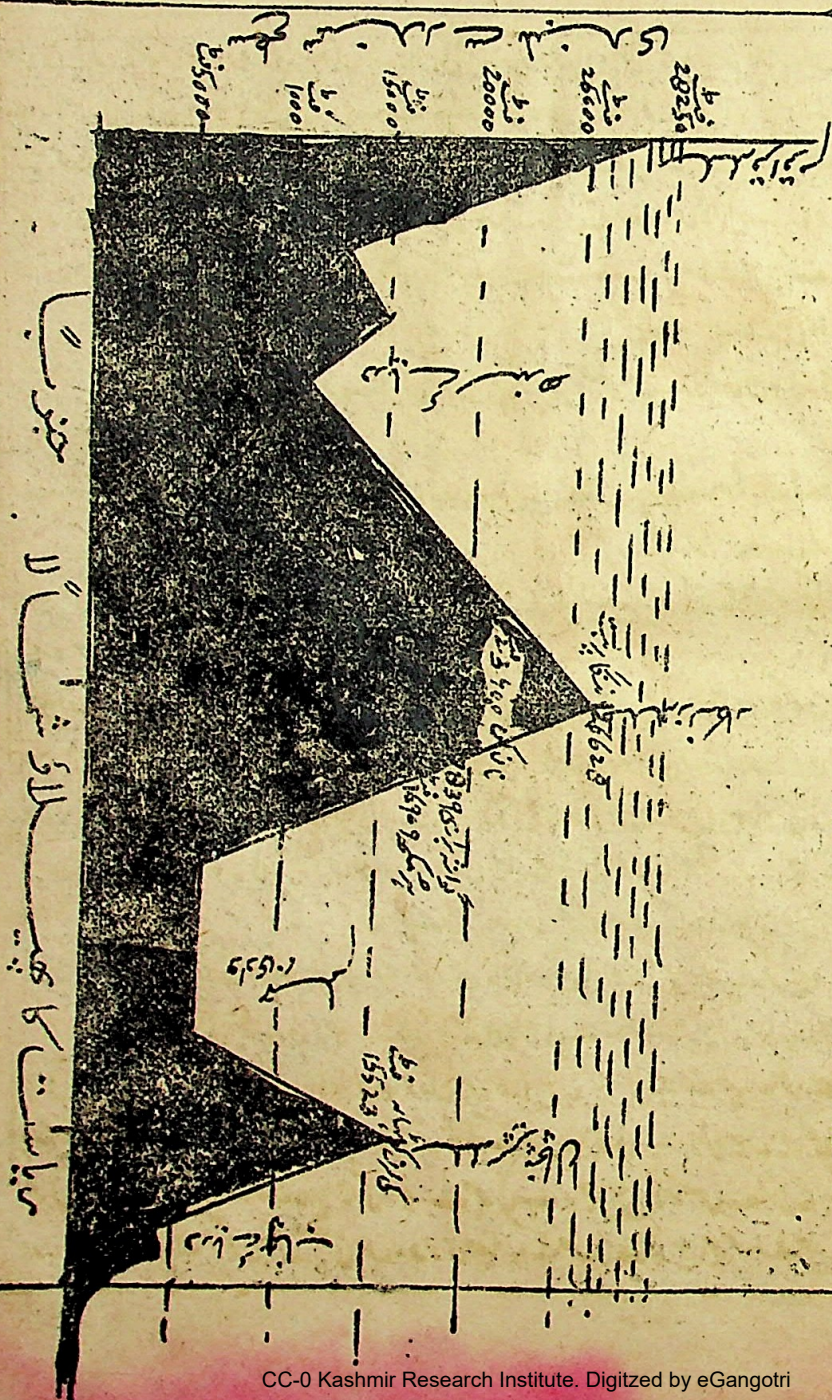
وادی شگر۔ اسکردو اور وادی شیوک بلتستان کی مشہور وادیاں ہیں۔ اسکردو کا میدان ہلال کی طرح خمدار ہے۔ اس کی بلندی 7500 فٹ کے قریب ہے۔ بلتستان کا علاقہ عام طور پر غیر آباد ہے۔ زراعت کے لئے زمین بہت محدود ہے۔ گو یہاں کی پتھریلی مٹی بہت زرخیز ہے۔ شگر کی وادی بہت زرخیز ہے۔ جہاں اکثر میوے ملتے ہیں

(c) دردستان۔ یہ خطہ سلسلہ ننگا پربت کے شمال اور بلتستان کے مغرب میں واقع ہے۔ اس علاقے کا اہم حصہ گلگت ہے۔ یہ علاقہ سرحدی علاقے کے باقی دو حصوں سے پست ہے۔ اس علاقے میں بہت سے گلیشر اور گرم پانی کے چشمے ہیں۔ بالٹیرو کا مشہور اور وسیع گلیشر جو بحر منجمد شمالی کے بعد سب سے بڑا گلیشر ہے۔ اسی علاقے میں واقع ہے۔
اس علاقے کے لوگ درد نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔ اکثر جنگجو ہیں۔ دردستان باقی دو حصوں سے قدرے گرم ہے۔

Q. 9. Describe briefly the climatic Divisions of Jammu and Kashmir State.

سوال نمبر ۹:۔ آب و ہوا کے لحاظ سے ریاست جموں و کشمیر کے کتنے حصے ہو سکتے ہیں۔ اور ہر ایک کا مختصر حال لکھو۔ [نقشہ c کا مطالعہ کیا جائے۔]

جواب:۔ آب و ہوا کے لحاظ سے ریاست جموں و کشمیر کے تین بڑے حصے ہیں جو کم و بیش قدرتی تقسیم کے تین بڑے علاقوں یعنی (a) وادی چناب (b) وادی جہلم اور (c) وادی سندھ سے مطابقت رکھتے ہیں۔

(a) وادی چناب کا دامنِ کوہ اور بیرونی پست پہاڑوں کا خطہ خشک ہیں۔ یہاں کی زمین پتھریلی اور غیر جاذب ہے۔ بارش کا پانی زمین میں جذب ہونے کی بجائے ندی نالوں کی صورت میں بہ جاتا ہے۔ علاقہ گرمیوں میں بہت تپ جاتا ہے۔ کیونکہ یہ Sub Tropical طول بلدوں کے درمیان واقع ہے۔ یہاں گرم ہوا جسے لو کہتے ہیں۔ بے قاعدگی سے چلتی ہے۔ اور کبھی کبھی آندھی کی صورت بھی اختیار کر لیتی ہے۔ مگر سورج کے ڈوبنے پر زمین ریتلی ہونے کی وجہ سے فوراً ٹھنڈی ہو جاتی ہے۔ اس لئے راتیں پنجاب کے مقابلے میں ٹھنڈی ہوتی ہیں۔ موسم گرما کے اخیر یعنی ساون بھادوں میں مون سون ہوائیں، جو ہند مہا ساگر سے چلتی ہیں۔ یہاں بارش برساتی ہیں۔ دامن کوہ میں سالانہ بارش 40" کے قریب ہوتی ہے۔ سردیوں میں بھی تھوڑی بہت بارش ہوتی ہے۔ جو ان Cyclones کی وجہ سے ہوتی ہے۔ جو خلیج فارس سے شروع ہو کر مغربی پاکستان اور وادی کشمیر سے ہو کر یہاں پہنچتی ہیں۔ وادی چناب کے شمالی علاقہ میں جو سلسلہ پیر پنچال کے جنوب میں

نقشہ ریاست جموں و کشمیر بارش کی تقسیم
نشانات
3″ سالانہ
3″ سے 40″ تک سالانہ
40″ سے 70″ تک سالانہ
نقشہ ح
37
35
33
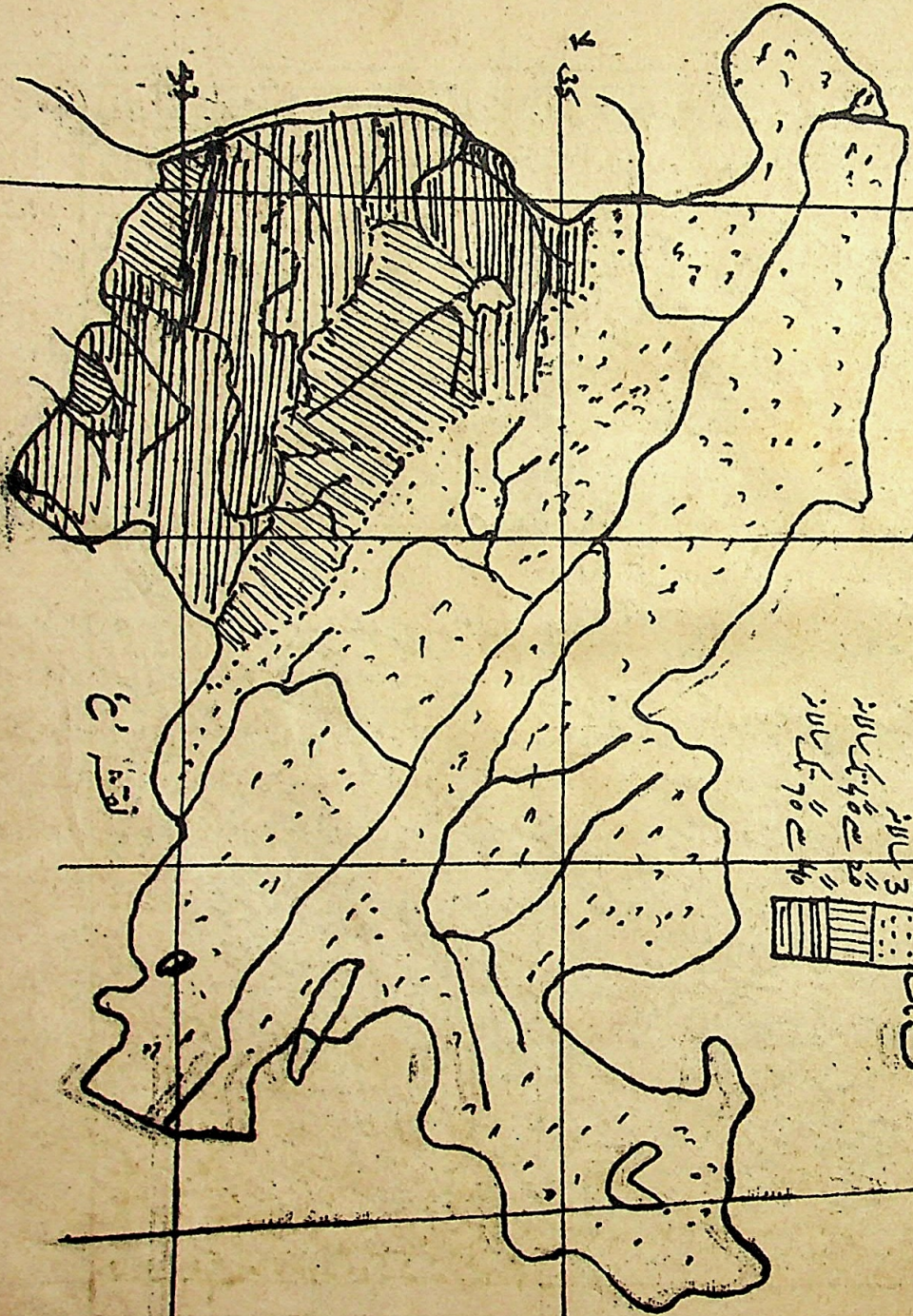
واقع ہے۔ دامن کوہ اور بیرونی پست پہاڑوں کے خطے کے مقابلے میں قدرے زیادہ بارش ہوتی ہے۔ یہاں
40" سے 60" تک بارش ہوتی ہے۔

دامن کوہ کا درجہ حرارت پنجاب کے درجہ حرارت کے لگ بھگ ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ علاقہ پنجاب کے
میدان کا ہی حصہ ہے۔ مگر جوں جوں ہم پیر پنچال کے قریب آجاتے ہیں۔ تو درجہ حرارت اونچائی کی وجہ سے
گھٹتا جاتا ہے۔ مگر جو علاقہ پست ہوتا ہے اور پہاڑوں سے گھرا ہوا ہوتا ہے۔ وہاں کافی گرمی پڑتی ہے۔
مثلاً رام نگر اور رام بن۔ جو مقام بہت اونچے چلے گئے ہیں۔ وہاں کا درجہ حرارت بہت کم ہوتا ہے۔ مثلاً
کد۔ بٹوٹ۔ بانہال یہاں سردیوں میں برف باری بھی ہوتی ہے ؎

اس خطے میں پانچ موسم ہوتے ہیں۔ بہار۔ گرمی۔ برسات۔ پت جھڑ۔ سردی۔ برسات کے موسم میں ملیریا
موسمی بخار کی بیماری عام ہوتی ہے۔ وادی جہلم میں مظفر آباد کا علاقہ سطح کی طرح آب و ہوا میں بھی وادی چناب
سے ملتا جلتا ہے۔

(۲) وادی جہلم۔ یہ علاقہ سطح سمندر سے 5000 سے لیکر 7000 فٹ بلند ہے۔ اس لئے گرمیوں میں یہاں کم
گرمی پڑتی ہے۔ اگرچہ طول بلد کے لحاظ سے یہاں کافی گرمی پڑنی چاہیئے تھی۔ گرمیوں میں وادی کا درجہ حرارت
95° سے 100° تک چلا جاتا ہے مگر گرمی تکلیف دہ نہیں ہوتی ہے۔ آس پاس کے پہاڑوں کی سرد ہوائیں ٹھنڈک
پہنچاتی ہیں۔ لیکن یہ علاقہ سمندر سے دور ہے اور پہاڑوں سے گھرا ہوا ہے۔ اسلئے سردیوں میں کافی سردی
پڑتی ہے۔ اور کسی کسی وقت دریاؤں اور جھیلوں کا پانی بھی جم جاتا ہے۔ وادی کا درجہ حرارت سردیوں میں
32° سے بھی نیچے گر جاتا ہے۔ موسم بہار میں چیت۔ بیساکھ میں کبھی کبھی وقت بارش ہوتی ہے۔ لیکن موسم خوشگوار
ہوتا ہے۔ ساون بھادوں میں برسات ہوتی ہے۔ اس موسم میں مون سون ہوائیں یہاں بھی بارش برساتی ہیں۔
لیکن اتنی زیادہ نہیں جتنی کہ وادی چناب میں۔ کیونکہ یہ ہوائیں ہندوستان کے شمالی میدان سے اور پھر
چناب سے ہو کر یہاں مقابلتاً بہت خشک ہو کر پہنچتی ہیں۔ سردیوں میں پوہ۔ ماگھ میں خلیج فارس کے Cyclones
(گردباد) بارش برساتے ہیں۔ سردی کی وجہ سے یہ بارش برف باری کی صورت اختیار کرتی ہے۔ لیکن وادی چناب
کے مقابلے میں سردیوں میں یہاں زیادہ بارش ہوتی ہے۔ وادی میں کبھی کبھی مقامی بارش (Local Rains)
بھی ہوتی ہے۔ جو ان بخارات سے ہوتی ہے۔ جو گرمی میں یہاں کے جھیلوں اور دریاؤں سے بنتے ہیں۔
وادی جہلم میں سالانہ بارش 25" کے قریب ہوتی ہے ؎

اس وادی کے بلند ترین مقامات میدانی علاقے کے مقابلے میں سال بھر زیادہ سرد رہتے ہیں۔ مثلاً گلمرگ۔ سونمرگ۔ پہلگام۔ وغیرہ پہاڑوں کی چند چوٹیاں کئی مہینے برف سے ڈھکی رہتی ہیں۔ مثلاً افرواٹ۔ ہرمکھ۔ کالسش بیارسی وغیرہ۔

وادی میں چھ موسم ہوتے ہیں۔ بہار۔ گرمی۔ برسات۔ خزاں۔ سردی۔ ششر۔ ششر کو کشمیری میں کٹ کشو بھی کہتے ہیں۔ جب پانی تک جم جاتا ہے۔ خزاں کا موسم خشک اور خوشگوار ہوتا ہے۔ سیاح لوگ اکثر اسی موسم میں یہاں آنا پسند کرتے ہیں۔ جب یہاں میوہ کثرت سے ملتا ہے۔

(ج) وادی سندھ۔ چونکہ یہ وادی اونچے پہاڑوں (قراقرم۔ کیدولن اور سلسلہ ننگا پربت) سے گھری ہوئی ہے۔ سمندر سے بہت دور ہے۔ اور سطح سمندر سے ٥٠٠٠ فٹ سے بھی زیادہ بلند ہے۔ اس لئے یہ علاقہ عام طور پر بہت سرد ہے۔ اور پہاڑوں کی اونچی چوٹیاں ہمیشہ برف سے ڈھکی رہتی ہیں۔ ان ہی وجوہات سے یہ علاقہ بحر ہند کے مون سون ہواؤں اور خلیج فارس کے Cyclones کے زیر اثر نہیں آتا ہے۔ اس لئے بہت خشک ہے۔ لداخ اور بلتستان میں گرمی کے موسم میں سورج کی شعاؤں میں کافی گرمی ہوتی ہے۔ لیکن جہاں چھاؤں ہوتی ہے۔ وہاں بہت سردی ہوتی ہے۔ چنانچہ گرمیوں میں بھی کئی جگہ پانی جم جاتا ہے۔ گلگت کا علاقہ چونکہ قدرے پست ہے۔ اس لئے وہاں گرمیوں میں لداخ اور بلتستان کے مقابلے میں گرمی کسی قدر زیادہ ہوتی ہے۔ لیہہ میں سردیوں میں درجہ حرارت 0° سے بھی نیچے گر جاتا ہے۔ اور گرمیوں میں درجہ حرارت 70° کے قریب ہو جاتا ہے۔ سارے علاقے میں اوسطاً پانچ انچ بارش ہوتی ہے۔ سردیوں میں سارے علاقے میں شدت کی سردی پڑتی ہے۔ یہاں صرف دو موسم ہوتے ہیں۔ گرمی اور سردی۔

Q. 10. (a) Discuss briefly the importance of irrigation in Jammu and Kashmir State.

(b) Name the various methods of irrigation in the State.

سوال نمبر ١٠:۔ (الف) ریاست جموں و کشمیر میں آبپاشی کی اہمیت پر مختصر بحث کرو۔

(ب) ریاست میں آبپاشی کے مختلف ذرائع بیان کرو۔

جواب:۔ (الف) ریاست جموں و کشمیر مجموعی طور پر ایک زرعی ملک ہے۔ ٥٥ فیصدی سے زیادہ

لوگوں کا ذریعہ معاش زراعت ہے۔ لیکن ملک عموماً پہاڑی ہے۔ وادی جہلم کے سوائے زمین پتھریلی ہے۔ اس لئے
مصنوعی آبپاشی کی اشد ضرورت ہے۔

لداخ و کرگل بنجر اور خشک ہیں۔ زمین پتھریلی اور ریتلی ہے۔ وادی چناب کی زمین بھی پتھریلی۔ ریتلی اور غیر
جاذب ہے۔ اور کافی بارش ہونے کے باوجود یہاں بھی آبپاشی کی ضرورت ہے۔ کیونکہ بارش کا پانی ندی نالوں کے ذریعے
بہہ جاتا ہے۔ اور باقی سارا سال زمین پانی کو ترستی رہتی ہے۔ وادی جہلم میں کریوے عموماً خشک ہیں۔ اس لئے یہاں بھی
آبپاشی کی ضرورت ہے۔

(ب) لداخ و کرگل میں پتھریلی اور ریتلی زمین ہے اور بارش بہت کم ہے۔ اس لئے یہاں نہریں یا دیگر ذرائع آبپاشی
'Develop' نہیں ہو سکتے ہیں۔ تھوڑی سی نہریں جاری کی گئی ہیں۔ وادی جہلم کے میدانی حصے میں قدرتی آبپاشی
دریاؤں اور نالوں کے ذریعے ہوتی ہے۔ جن میں سارا سال پانی چلتا رہتا ہے۔ کیونکہ وہ برفانی پہاڑوں سے
نکلتے ہیں۔

وادی جہلم کے کریوے نہروں کے ذریعے سینچے جا سکتے ہیں۔ یہاں کی زمین چکنی نرم اور کم و بیش ہموار ہے۔ صوبہ
جموں میں آبپاشی نہروں۔ تالابوں۔ کنوؤں اور ٹیوب ویلز (Tube — wells) کے ذریعے کی جاتی ہے۔ تالابوں
میں برسات میں بارش کا پانی جمع کیا جاتا ہے۔ کنڈی کے علاقہ میں ٹیوب ویل بنائے جا رہے ہیں۔ بجلی کے ذریعے
ان کنوؤں سے پانی نکالا جا سکتا ہے۔ کیونکہ کنڈی کے علاقہ میں پانی بہت گہرائی پر ملتا ہے۔

Q. 11. Describe the various canals of the State as
briefly and as comprehensively as you can.

سوال نمبر ۱۱۔ ریاست کی مختلف نہروں کا حال جتنا مختصر اور جتنا مکمل تم سے ہو سکے بیان کرو۔

جواب :- ذیل میں مختلف قدرتی حصوں کی مشہور نہروں کا حال مختصراً درج ہے :-

(a) وادی سندھ کی نہریں۔

(i) سفید پری کل۔ تحصیل کرگل میں 4 میل لمبی نہر تقریباً ۵۰۰ ایکڑ زمین کو سیراب کرتی ہے۔

(ii) ناؤلپور کل۔ یہ ایک چھوٹی نہر ہے۔

(iii) ہاربن کل۔ یہ نہر علاقہ گلگت (حال مقبوضہ پاکستان) کے کچھ حصے کو سیراب کرتی ہے۔ ضلع لداخ میں
نہریں نکالنے کے لئے نئی سرکار Survey سروے کرانے کی طرف دھیان دے رہی ہے۔

(ب) وادی جہلم کی نہریں۔

(i) مارتنڈ کنال۔ یہ نہر جہلم کے معادن لدرسے نکالی گئی ہے اور گرد و مارتنڈ کو سیراب کرتی ہے۔ اس کی لمبائی 34 میل کے قریب ہے اور 3400 ایکڑ کے قریب اراضی کو سینچتی ہے۔

(ii) لال کوہل۔ پوہرو سے یہ نہر نکالی گئی ہے۔ اور کپوارہ (تحصیل اُتر تیھی پورہ) کے 2000 ایکڑ سے زیادہ اراضی کو سیراب کرتی ہے۔

(iii) زینہ گیر کنال۔ نالہ مدھمتی سے جو جھیل ولر میں جا گرتا ہے۔ نکالی گئی ہے۔ اور علاقہ زینہ گیر کو جو جھیل ولر کے شمال مغرب میں واقع ہے سیراب کرتی ہے۔ اس کی لمبائی 34 میل کے قریب ہے۔ اور 14000 ایکڑ سے زیادہ زمین کو پانی بہم پہنچاتی ہے۔

(iv) اونتی پور کنال۔

(v) ڈیڈی کنال۔ اس پرانی نہر کو از سرِ نو تعمیر کرا کے اس قابل بنایا گیا ہے۔ کہ اس کا پانی جذب ہو کر یا بہ کر ضائع نہ ہونے پائے۔

(vi) ندی کنال

(vii) پادشاہ کوہل۔ اس نہر کو از سر نو تعمیر کیا گیا ہے۔ یہ نالہ سندھ سے نکالی گئی ہے۔ اور نالہ سندھ کے بائیں کنارے کے کریوے کو سیراب کرتی ہے۔

(viii) شراب کوہل۔ یہ چھوٹی نہر ہاروَن کے مصنوعی جھیل سے جہاں سے شہر سرینگر کو نلکے کا پانی پہنچایا جاتا ہے۔ نکالی گئی ہے۔ اور آس پاس کے علاقہ کو سیراب کرتی ہے۔

(ج) وادی چناب کی نہریں۔

(i) رنبیر کنال۔ یہ بہت اہم نہر ہے۔ اکھنور کے مقام پر سے دریائے چناب سے نکالی گئی ہے۔ اس کی لمبائی 39 میل ہے۔ اور اس کے شاخوں کی کل لمبائی 200 میل کے قریب ہے۔
10800 ایکڑ زمین کو سیراب کرنے کے علاوہ اس نہر سے جموں شہر کا بجلی کا کارخانہ چلتا ہے۔ یہ نہر تحصیل اکھنور جموں اور رنبیر سنگھ پورہ کے علاقوں کو سیراب کرتی ہے۔ یہ نہر دریائے توی کے نیچے سے ایک ٹنل کے ذریعے گزرتی ہے۔ یہ خاص دلچسپی کی بات ہے۔

(ii) پرتاپ کنال (۲) یہ نہر دریائے چناب کے دائیں طرف سے اکھنور کے مقام سے نکالی گئی ہے۔ یہ نہر ۲۰ میل

لمبی ہے۔ اور اکھنور اور میر پور کے درمیانی علاقہ کے 15000 ایکڑ زمین کو سیراب کرتی ہے۔

(iii) لیفٹ پور کنال۔ یہ نہر دریائے راوی سے تحصیل کٹھوعہ میں مادھوپور سے تین میل شمال مغرب کی طرف سے نکالی گئی ہے۔ اس کی لمبائی 13 میل ہے۔ اور 17400 ایکڑ سے زیادہ اراضی کو پانی بہم پہنچاتی ہے۔

(iv) اوجھ کنال۔ یہ نہر دریائے اوجھ سے نکالی گئی ہے۔ اس کی کل لمبائی 76 میل ہے۔ یہ نہر تحصیل ہیرانگر اور ضلع کٹھوعہ کے تقریباً 1500 ایکڑ زمین کو سیراب کرتی ہے۔

(v) جوگی گیٹ کنال۔ ½5 میل لمبی یہ نہر شہر جموں اور آس پاس کے علاقے اور سرکاری باغات کو سیراب کرتی ہے۔

(vi) اپر جہلم کنال۔ یہ مقبوضہ پاکستان علاقے میں دریائے جہلم سے منگلا کے مقام سے نکالی گئی ہے۔ یہ تحصیل میر پور کے علاقے کو سیراب کرتی ہے۔

Q. 12. Name some of the Irrigation Projects that the Jammu and Kashmir goverment have taken in hand.

سوال نمبر ۱۲:۔ ریاست جموں وکشمیر کی گورنمنٹ جن آبپاشی کے پروجیکٹوں کو مکمل کر رہی ہے۔ ان کے نام بتائیے۔

جواب:۔ نہروں کے پروجیکٹ جو زیر تکمیل ہیں حسب ذیل ہیں:۔

(i) نالہ سندھ ویلی کنال۔ یہ نہر نالہ سندھ سے گاندربل جو سرینگر سے 12 میل کے فاصلے پر ہے بجلی پیدا کرنے کے لئے نکالی گئی ہے۔

(ii) چانکی پورہ کنال۔ زینہ گیر کنال سے ایک شاخ نکالنے کی تجویز ہے۔

(iii) کھورا اور چھاننہ گنڈ سے نہریں نکالنے کی سروے کی جارہی ہے۔

(iv) سمبل کنال۔ یہ نہر دریائے جہلم سے سمبل کے مقام سے دوبارہ نکالی جائیگی (؟) اور وُلر میں جا گریگی۔

(v) ادھمپور کنال۔ دریائے توی سے یہ کنال ادھمپور کے قریب نکالی گئی ہے۔ امید ہے کہ اس سے بجلی پیدا کرنے کا کارخانہ چلایا جائیگا۔ اور 2500 ایکڑ زمین کو سیراب کیا جائیگا۔

(vi) کشتواڑ کنال۔ مکمل ہونے پر یہ نہر قریباً 30 میل لمبی ہوگی۔ اور 5000 ایکڑ زمین کو سینچے گی۔

(vi) تحصیل لداخ و گلگت میں نہریں نکالنے کیلئے سرٹے کرنیکی تجویزیں ہو رہی ہیں۔

PRODUCTS

Q. 13. (a) Where do you find forests in Jammu and Kashmir State?

(b) What special advantages does the State derive from these forests?

سوال نمبر 13 :۔(الف) ریاست میں کہاں کہاں جنگلات پائے جاتے ہیں؟

(ب) ریاست کو جنگلات سے کیا کیا خاص فائدے حاصل ہیں؟

جواب :۔(الف) صوبہ سرحد یعنی لداخ۔ بلتستان اور گلگت کے سوا ریاست میں جنگلات کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ صوبہ سرحد میں ہمالیہ کے اوٹ میں ہونے کی وجہ سے بارش برائے نام کو ہوتی ہے۔ اور درجہ حرارت بھی بلندی اور سمندر سے دور ہونے کی وجہ سے بہت کم ہے۔ اس لئے یہاں جنگلات نہیں پائے جاتے ہیں۔ بلکہ درخت نام کو ہی کہیں کہیں ملتے ہیں۔ صوبہ کشمیر اور صوبہ جموں جنگلات سے بھرے پڑے ہیں۔ تقریباً دس لاکھ مربع میل کے رقبے پر جنگلات پھیلے ہوئے ہیں۔ اس کا $\frac{1}{5}$ پاکستان کے قبضے میں ہے۔

(ب) ان جنگلات سے ریاست کو بہت سے فائدے حاصل ہیں۔

(i) جنگلوں سے عمارتی لکڑی۔ ریلوں کے سلیپر۔ جلانے کے لئے ایندھن حاصل ہوتا ہے۔ جن کی قیمت کروڑوں روپے تک پہنچتی ہے۔ کشمیر میں جنگلات اب آبادی سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ اس لئے جلانے کی لکڑی بہم کرنے کے لئے مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ دریائے جہلم اور چناب کے ذریعے پہلے سلیپر وغیرہ یہاں کئے جاتے تھے۔ لیکن چونکہ اب ان دریاؤں کا آخیر حصہ جہاں لکڑی کی منڈیاں قائم ہوئی تھیں۔ پاکستان کے قبضے میں ہے۔ سلیپر لاریوں کے ذریعے برآمد ہوتی ہیں۔

(ii) جنگلات کی چند درختوں کے رس سے ریزن (Rosin) تیار کیا جاتا ہے۔ جس سے گندہ بیروزہ۔ رال۔ تارپین کا تیل وغیرہ حاصل ہوتے ہیں۔

(iii) اس کے علاوہ جنگلات میں بہت قسم کی جڑیاں۔ بوٹیاں ملتی ہیں۔ جن میں قابل ذکر رٹیمیشیا۔ کٹھ وغیرہ ہیں۔ جن سے ادویات بنتی ہیں۔ بنفشہ۔ زیرہ۔ رسونت Pry Thrum, Santonin, Digitalis

لاکھ۔ گوند۔ گچھیاں۔ وغیرہ بھی جنگلات سے ملتی ہیں۔

(۱۷) جنگلات کی پیداوار سے ریاست میں کئی صنعتیں وجود میں آئی ہیں۔ مثلاً بارہمولہ۔ سرینگر میں دیاسلائی بنانے کا کارخانہ۔ جموں کی ڈرگ ریسرچ لیبارٹری۔ میران صاحب میں گندہ بیروزہ صاف کرنے کا کارخانہ۔ کھیلوں کا سامان بنانے کے کارخانے ریاست میں قائم ہیں۔ انکا ذکر تفصیل کے ساتھ صنعت وحرفت کے باب میں آئیگا۔

(۷) جنگلات سے آب وہوا۔ بارش اور زراعت پر اثر پڑتا ہے۔ یہ ہواہیں ٹھنڈک پیدا کرتے ہیں۔ اور بارش برسانے میں بھی مدد دیتے ہیں۔ جنگلات کا رقبہ روز بروز کم ہونے کی وجہ سے وادی کشمیر کی آب وہوا اور بارش میں قدرے فرق آنے لگا ہے۔

(۱۷) بارش کو اعتدال سے وقت وقت پر باقاعدگی سے برسانے کا انحصار جنگلات پر بھی ہے۔ اسلئے یہ پہاڑی زمین کو بہ جانے سے بچاتے ہیں اور موسم برسات میں طغیانی کو روکنے میں مدد دیتے ہیں۔ صوبہ جموں میں ہمیں قسم کے جنگلات یا درختوں کی کمی آنے کی وجہ سے زمین کے جھنٹ سے چھٹے ہو گئے ہیں۔ (Erosion) کا اثر وہاں پر بہت نمایاں ہے۔ سرکار اب اس طرف کافی توجہ دے رہی ہے۔

Q. 14. What type of forests do you find in the Jammu and Kashmir State.

سوال نمبر 14:۔ ریاست جموں وکشمیر میں کس قسم کے جنگلات پائے جاتے ہیں۔

جواب:۔ ریاست کے جنگلات میں دو قسم کے درخت پائے جاتے ہیں۔ ایک وہ جو سدابہار ہیں۔ اور ان کے پتے سوئی جیسے نوک دار ہوتے ہیں۔ مثلاً چیل۔ دیودار۔ دوسرے وہ جن کے پتے چوڑے اور پتلے ہوتے ہیں۔ مثلاً اخروٹ۔ ان درختوں کے پتے سردی کے موسم میں جھڑ جاتے ہیں۔

ریاست میں جنگلات کے درخت سطح کی بلندی اور بارش کی مقدار کے مطابق اُگتے ہیں۔

(الف) وادی چناب کے میدانی علاقہ میں جس جگہ کی بلندی سطح سمندر سے ایک ہزار فٹ کے قریب ہے اور سالانہ بارش ۵" سے لگ بھگ ہے وہاں کانٹے دار درخت پائے جاتے ہیں۔ ان کے پتے چھوٹے ہوتے ہیں۔ اور ان کی جڑیں لمبی ہوتی ہیں۔ پھلائی۔ کیکر۔ جھنڈ۔ خارش۔ شہتوت اور آم اس قسم کے درخت ہیں۔

(ب) صوبہ جموں کے پہاڑی علاقے میں جہاں ۵" سے ۵۰" تک سالانہ بارش ہوتی ہے، تاڑ اور بانس کے درخت عام طور پر ملتے ہیں۔ دریاؤں کے کنارے شیشم اور آم کے درخت پائے جاتے ہیں۔ کہیں کہیں چیل کے درخت

بھی ملتے ہیں۔
(۴) صوبہ جموں و کشمیر کے پہاڑی حصوں میں جن کی بلندی سطح سمندر سے ۷ ہزار فٹ سے ۹ ہزار فٹ تک ہے دیو دار۔ چیل۔ کائل۔ اخروٹ وغیرہ عام ملتے ہیں۔ جموں میں شیشم اور ساگوان کے درخت بھی ملتے ہیں۔
۹ ہزار فٹ کی بلندی کے ذرا اوپر Ceder کے درخت ملتے ہیں۔
(۵) اس سے زائد بلندی پر کشمیر میں صرف چیر کے درخت پائے جاتے ہیں۔ اور اس بلندی سے اوپر درخت اُگتے ہی نہیں۔

PRODUCTS II.

Q. 15(A) Divide the State of Jammu and Kashmir according to cultivation products.

سوال نمبر ۱۵:۔ ریاست جموں و کشمیر کو زرعی پیداوار کے لحاظ سے مختلف خطوں میں تقسیم کرو۔ [نقشہ D کا ملاحظہ ہو]

جواب:۔ حسب معمول ریاست کے پیداوار کے خطے۔ قدرتی خطوں کے ساتھ مطابقت رکھتے ہیں۔ پیداوار کے لحاظ سے ریاست کو چار خطوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:۔

(۱) دامن کوہ کا خطہ۔ چونکہ یہاں موسم سرما میں بھی بہت سردی نہیں پڑتی ہے۔ اور کسی قدر بارش بھی ہوتی ہے۔ اس لئے یہاں دسمبر کے مہینے میں جو اور گیہوں بوئے جاتے ہیں۔ جن کی فصل اپریل مئی کے قریب کاٹی جاتی ہے۔ موسم گرما میں یہاں کافی گرمی پڑتی ہے اور بارش بھی کافی ہوتی ہے۔ اسلئے یہاں جون کے مہینے میں مکی اور باجرہ وغیرہ بوئے جاتے ہیں۔ جو ستمبر میں کاٹے جاتے ہیں۔ میدانی علاقوں میں جہاں آبپاشی ممکن ہے شالی بھی کاشت کی جاتی ہے۔ کٹھوعہ رنبیر سنگھ پورہ میں شالی کافی کاشت ہوتی ہے۔ اس علاقے میں گنا اور کپاس بھی جو گرم مرطوب علاقے کی پیداوار ہے۔ پائے جاتے ہیں۔ رنبیر سنگھ پورہ گنا کی پیداوار کے لئے مشہور ہے۔ اس خطے میں آم۔ سنگترہ۔ امرود مالٹا عام ملتا ہے۔ شہروں میں سبزیاں بھی اگانے شروع ہو گئی ہیں۔

(۲) درمیانی پہاڑوں کا خطہ۔ یہاں بارش خوب ہوتی ہے۔ ماسوائے اونچے پہاڑی علاقوں کے گرمی بھی خاصی پڑتی ہے۔ زمین پتھریلی اور غیر جاذب ہے۔ اسلئے جہاں کہیں کاشت کے لئے زمین میسر ہوتی ہے۔ وہاں جو۔ گیہوں۔ مکی۔ باجرہ بوئے جاتے ہیں۔ راجوری۔ ریاسی۔ کشتواڑ۔ اور جموں کے میدانی حصوں میں کہیں کہیں شالی بھی کاشت ہوتی ہے۔

بلند جگہوں پر صرف ایک فصل اور پست جگہوں پر دو فصلیں تیار کی جاتی ہیں۔ اونچے مقامات پر چونکہ گرمی سال کے تھوڑے ہی عرصے کے لئے رہتی ہے۔ اسلئے دو فصلیں تیار نہیں ہوتی ہیں۔ اس علاقے میں سبزیاں اور دالیں بہت کم کاشت ہوتی ہیں۔ پہاڑی علاقوں میں اخروٹ پایا جاتا ہے۔ ڈوڈہ۔ کشتواڑ۔ میں افیون کی کاشت ہوتی ہے۔ سرکار سے اس کی کاشت کے لئے لائیسنس حاصل کرنی پڑتی ہے۔ کشتواڑ میں کیسر کی بھی تھوڑی بہت کاشت ہوتی ہے۔ ریاسی میں کیرٹ ہ اور گنڈوعہ کے بلند مقامات پر چائے کی کاشت بھی ہونے لگی ہے۔

(iii) وادی کشمیر۔ یہاں کا میدانی علاقہ اُس زرخیز مٹی سے بنا ہے۔ جو دریاؤں نے پہاڑوں سے بہا کر یہاں بچھا ہے۔ آب و ہوا گرمیوں میں خوشگوار ہوتی ہے۔ اور پانی کے رسل و رسائل کے ذریعے بہتات سے پائے جاتے ہیں۔ اس گرمیوں میں شالی اور مکی کاشت کئے جاتے ہیں۔ سردیوں میں زمین برف سے ڈھکی رہتی ہے۔ اسلئے سردیوں میں گیہوں اور جو بوئے جاتے ہیں۔

اس علاقے میں ایک ہی قطعہ سے سال میں عموماً ایک ہی فصل کاشت ہو سکتی ہے۔ کہیں کہیں جگہ جہاں زمین و آب و ہوا اجازت دیں۔ وہاں تو میر کے چھینٹے جو سرسوں اور دوسری قسم کے تیل نکالنے کے بیج ہیں بوئے جاتے ہیں۔ جو آخر جون تک پک جاتے ہیں۔ اس کے بعد اسی قطعے میں مکی کی کاشت ہوتی ہے۔ یا اس میں شالی بوئی جاتی ہے۔ بلند پتھریلے مقامات پر مکی بوئی جاتی ہے۔ پست زرخیز جگہوں پر شالی کی کاشت کی جاتی ہے۔ یہاں تیل نکالنے کے بیج خاصی تعداد میں کاشت کئے جاتے ہیں۔

گرمیوں میں مونگ۔ ماش۔ لوبیا اور تمباکو بھی خاصی مقدار میں پیدا کئے جاتے ہیں۔ وادی کشمیر میوؤں اور سبزیوں کا گھر ہے۔ اخروٹ۔ سیب۔ ناشپاتی۔ بہی۔ گلاس۔ توت۔ آلو بخارا۔ آلوچہ۔ بادام اور خوبانی کے باغ یہاں خوب لگائے گئے ہیں۔ اخروٹ۔ سیب۔ ناشپاتی قسم قسم کے یہاں پکتی ہیں۔ خربوزہ تربوزہ بھی عام ملتے ہیں۔ سبزیوں میں کرم کا ساگ۔ آلو۔ گانٹھ۔ گوبھی۔ پھول گوبھی۔ بند گوبھی۔ مٹر۔ گاجر۔ بینگن۔ ٹماٹر۔ کوہیلا۔ بہت اقسام کے کدو۔ ندرو (کنول ڈوڈا) عام اور کثرت سے ملتے ہیں۔ آلو۔ لال مرچ اور گنڈے اور دالیں یہاں سے جموں وغیرہ برآمد کئے جاتے ہیں۔ سبزیوں کے بیج اُگانے کے لئے فارم بھی قایم کئے گئے ہیں۔ یہ بیج ہندوستان میں برآمد کئے جاتے ہیں۔ سنگھاڑے جھیلوں میں بہت پائے جاتے ہیں۔ کیسر (زعفران) سرینگر سے ۸ میل جنوب کو پانپور کے کریوے پر کاشت ہوتا ہے۔

(iv) وادی سندھ۔ بارش کی از حد قلت۔ سطح کی بہت بلندی۔ سرد آب و ہوا۔ پتھریلی اور ریتیلی زمین کی وجہ سے

نقشہ ریاست جموں و کشمیر پیداوار
نشانات
جنگلات
سونا
تانبا
لوہا
قیمتی پتھر
پٹرول
کوئلہ
گیہوں
گرم
نقشہ 'D'
37
35
33
74
76
78
80

سے یہاں کی پیداوار بہت کم ہے۔ اونچے مقامات پر ایک قسم کا جو جسکو گرم کہتے ہیں۔ اور باجرہ بوئے جاتے ہیں۔ لیپت مقامات پر کہیں کہیں گیہوں کی بھی کاشت ہوتی ہے۔ بہت پست مقامات مثلاً شگر، اسکردو۔ لداخ میں خلبی میں چھوٹے قسم کے سیب۔ اخروٹ اور خوبانی اور شہتوت بھی ملتے ہیں۔ سبزیاں اور دالیں نام کو ہی ہوتی ہیں۔ گلگت کے علاقے میں گیہوں۔ باجرہ۔ مکی۔ دالیں۔ سرسوں کی کاشت ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ علاقہ لیپت۔ اور گرم ہے۔ اور کیونکہ زمین بھی یہاں زرخیز ہے۔ میوہ جات مثل کشمیر کے ملتے ہیں۔

Q. 15. Where in the Jammu and Kashmir State are the following largely cultivated and why? Rice, wheat, barley, maize, millet, sugarcane, tobacco, oil seeds, opium, saffron, vegetables, fruits, pulses.

ذیل کے نقشے میں درج ہے کہ ریاست میں مختلف زرعی پیداوار کہاں کہاں پائی جاتی ہے۔ اور انکو کس قسم کی زمین اور آب ہوا کی ضرورت ہے

نام پیداوار	کس قسم کی زمین کی ضرورت ہے	کس قسم کی آب ہوا کی ضرورت ہے	کہاں کہاں کاشت ہوتی ہے
چاول	دلدلی چکنی مٹی	گرم و مرطوب۔ پانی بہت میسر ہو۔ پودا پانی میں کھڑا رہے۔	(۱) وادی کشمیر کا میدانی علاقہ (۲) صوبہ جموں میں رنبیر سنگھ پورہ۔ سچیت گڑھ۔ کٹھوعہ۔ رنبیر داس۔ ریاسی اور اودھمپور کے میدانی حصے میں
گیہوں	چکنی۔ ریتیلی مٹی	شروع میں سرد لیکن پکنے کی سردی ہو۔ پکنے کے وقت گرمی اور خشکی	(۱) کنڈی اور کریوہ میں (۲) کٹھوعہ۔ رنبیر سنگھ پورہ جموں کے اور مقامات پر
جو	معمولی مٹی	گیہوں کے مقابلے زیادہ سردی برداشت کرتی	لداخ میں۔ کشمیر اور جموں کے بلند ترین مقامات پر
باجرہ	معمولی اور ریتیلی زمین	خشک و گرم	جموں کے کنڈی کے علاقہ میں
مکی	زمین چکنی مگر سخت ہو	گرم آب ہوا۔ بارش اعتدال کی ہو	جموں و کشمیر کے پہاڑی ڈھلوانوں پر۔ جہلم کے زیر طغیانی والے کناروں پر
دالیں		خشک آب و ہوا	صوبہ جموں و کشمیر میں اکثر جگہ
گنا	زرخیز زمین	گرم و مرطوب	رنبیر سنگھ پورہ
تمباکو	زرخیز۔ چکنی مٹی	گرم مرطوب	صوبہ کشمیر
تیل نکالنے کے بیج	زرخیز مٹی	گرم مرطوب	کشمیر
افیون	"	"	ڈوڈہ۔ کشتواڑ۔ رام بن صوبہ جموں میں
کیسر	زرخیز۔ چکنی مٹی خاص قسم کی	گرم و خشک	کشمیر میں کریوہ پانپور۔ جموں میں کشتواڑ

سبزیاں	زرخیز مٹی	گرم و مرطوب	کشمیر
میوہ جات	" "	گرم - قدرے خشک	کشمیر

Q. 16. Name the chief animals found in the Jammu and Kashmir State.

سوال نمبر 16۔ ریاست جموں و کشمیر میں کون کونسے مشہور حیوانات پائے جاتے ہیں؟

جواب:- (۱) ریاست میں عام پالتو حیوانات سب جگہ پائے جاتے ہیں۔ وادی چناب اور وادی جہلم میں گائے بیل بھینس۔ بھیڑ۔ بکریاں۔ گھوڑا۔ ٹٹو۔ گدھا عام پائے جاتے ہیں۔ اونٹ ریاست میں بہت کم ملتا ہے۔ اور وہ جموں کے میدانی علاقے میں۔ بھینس زیادہ تر جموں میں پائی جاتی ہیں۔ جموں کے بلند مقامات پر بیل گائے بھی پائی جاتی ہے۔ کشمیر میں چراگاہیں بہت ہیں۔ اس لئے یہاں مویشی کثرت سے ملتے ہیں۔ بھینس کشمیر میں عام طور پر نہیں پائی جاتی ہے۔

سرحد میں آب و ہوا کی شدت۔ بارش کی انتہائی کمی اور پیداوار کی قلت کی وجہ سے مویشی بہت کم ملتے ہیں۔ جو ملتے ہیں۔ وہ قد و قامت میں بہت چھوٹے ہوتے ہیں۔ لداخ میں ایک خاص قسم کی بکری ہوتی ہے۔ جسے کیل کہتے ہیں۔ اس کے بدن پر ایک خاص قسم کی اُون ہوتی ہے۔ اس اُون سے پشمینہ تیار ہوتا ہے۔ یہاں ایک خاص قسم کا بیل بھی ہوتا ہے۔ جسے ساگنے کہتے ہیں۔ یہ اونچے بلندیوں پر بار برداری کے کام آتا ہے۔

ریاست کے دریاؤں سے کھانے کے لئے مچھلیاں بھی ملتی ہیں۔ چند مقامات پر Trout مچھلی کی نسل کی افزائش بھی ہوتی ہے۔

(۲) ریاست کے جنگلوں میں کافی جنگلی جانور پائے جاتے ہیں۔ جموں اور کشمیر کے جنگلوں میں چیتا۔ بھیڑیا۔ ریچھ۔ بارہ سنگا۔ لومڑی Jackal وغیرہ پائے جاتے ہیں۔ گلگت میں مارخور۔ لداخ میں Tibetan antelope، Ibex۔ غزال شاپو وغیرہ پائے جاتے ہیں۔

Q-17. Name the chief mineral products of the Jammu and Kashmir locating the places of their occurance.

سوال نمبر 17:- ریاست جموں و کشمیر کی خاص خاص معدنیات کے نام بتاؤ اور وہ کہاں کہاں پائی جاتی ہیں۔

[نقشہ D بر صفحہ ۲۷ کا مطالعہ کیا جائے]

جواب:- ریاست کے بہت تھوڑے حصے کی معدنی سروے کی گئی ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ریاست میں بہت معدنی دولت مدفون ہے۔ لیکن چونکہ یہ بہت دشوار گزار جگہوں میں ملتی ہے۔ جہاں ابھی تک سڑکیں نہیں بنی ہیں اسلئے

ان سے فائدہ نہیں اٹھایا جاسکتا۔ ذیل میں اُن مشہور معدنیات کا ذکر ہے جو ریاست میں پائی جاتی ہیں۔

(الف) (i) نیلم کی کان کشتواڑ زبا ڈرم میں ہے۔ (ii) عقیق (Sapphire) لداخ میں پایا جاتا ہے۔ نیلم سکردو میں بھی ملتا ہے۔ (iii) سونا۔ صوبہ سرحد کے دریاؤں کی ریت کو صاف کرکے نکالا جاتا ہے۔ سونہ مرگ میں بھی سونے کی کان بتائی جاتی ہے۔

(ب) (i) کوئلہ۔ علاقہ ریاسی میں جنگل گلی میں پایا جاتا ہے۔ کالاکوٹ اور میدکا میں پایا گیا ہے۔ (ii) لگنائیٹ گھٹیا ادنیٰ قسم کا کوئلہ ہے۔ سندواڑہ اور بڈگام میں پایا جاتا ہے۔ (iii) لوہا۔ تحصیل ریاسی اور راجوری میں۔ صوف رانت ناگ، اور شاردا (تحصیل کرناہ) میں لوہے کی کانیں پائی جاتی ہیں۔ (iv) کرومائیٹ Chromite درواس میں پایا جاتا بتایا جاتا ہے۔ (v) مینگنیز (Manganese) کشتواڑ میں پاڈر کے مقام پر پایا جاتا ہے۔

(vi) چونے کا پتھر۔ ریاسی۔ صوبہ کشمیر میں جھیل ڈل کے قریب اور رام پور میں ملتا ہے۔

(ج) (i) تانبا۔ ضلع ریاسی کشتواڑ اور صوبہ کشمیر میں عیش مقام کے قریب ہے۔ کرگل اور لداخ میں زنسکار میں پایا جاتا ہے۔ (ii) نکل۔ اس کی کانیں رام بن کھیلنی اور کشتواڑ میں بتائی جاتی ہیں۔

(iii) Bauxite۔ اس کچی دھات سے الومنیم تیار کیا جاتا ہے۔ ریاسی میں اس کی کانیں دریافت ہوئی ہیں۔

(د) نمک۔ لداخ کے علاقہ رشپو اور کیاری پانی کی جھیلوں سے نمک حاصل کیا جا سکتا ہے۔

(ر) (i) Graphite گریفائیٹ۔ یہ کشتواڑ اور اوڑی میں پایا جاتا ہے۔ اس سے لیڈ پنسل بنتے ہیں۔

(ii) Gypsum جپسم رام بن کے پاس پایا جاتا ہے۔ (iii) Borax۔ پگاڈری (لداخ) میں پایا جاتا ہے۔

صنعت و حرفت — Industries

Q. 18. Name and describe briefly the important industries carried on in the State of Jammu and Kashmir.

I- زراعت کی صنعت:-

جواب:- ریاست جموں و کشمیر کی سب سے اہم صنعت زراعت ہے۔ ستر فیصدی سے زیادہ لوگوں کا گزارہ کاشت کاری پر ہے۔ ماسوائے قصبوں اور شہروں کے سبھی جگہ عموماً کاشتکاری ہی لوگوں کا ذریعہ معاش ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ حالیہ زرعی اصلاحات سے اس صنعت کو بہت زیادہ فروغ حاصل ہوگا۔ اور اصلی کاشتکار کا معیار زندگی بہت بلند ہوگا۔ جدید ترین آلات و علم زراعت کے استعمال کرنے کی اشد ضرورت ہے۔

(b) میوہ جات کی کاشت وادی کشمیر میں روز بروز ترقی کر رہی ہے۔ تازہ اور خشک میوہ جات برآمد کئے جاتے ہیں۔ مربہ جات کی صنعت کا بھی آغاز ہوا ہے۔ شہد کی مکھی پالنے اور شہد کی برآمد کرنے کا کام بھی کئی لوگ کرنے لگے ہیں۔
(c) پچھلے جنگ کے زمانے سے بالعموم سبزیوں کی تخم ریزی (Seed forming) اور تخم کے برآمد کرنے کا کام بھی وادی کشمیر میں ترقی کر رہا ہے۔
(d) شہر سرینگر کے آس پاس کے علاقے میں سبزیاں مثل آلو۔ گنڈے۔ لال مرچ خصوصاً ریاست کے دوسرے حصوں میں برآمد کرنے کے لئے کاشت کئے جاتے ہیں۔

II۔ جنگلات کے پیداوار پر منحصر صنعتیں:۔

(a) جنگلات کی عمارتی لکڑی۔ ایندھن اور جڑی بوٹی وغیرہ کی صنعت سرکار کے اپنے ہاتھ میں ہے۔
(b) ڈرگ ریسرچ لیباریٹری Drug Research Laboratory انگریزی قسم کی ادویات تیار کرتی ہے۔ اور اسبارے میں تحقیق کا کام بھی انجام دیتی ہے۔ اس کا صدر مقام جموں ہے۔
(c) دوائیاں جنگلات کی بوٹیوں سے عموماً تیار کی جاتی ہیں۔ کشمیر فارمیوٹیکل ورکس بارہمولہ سرینگر انگریزی ادویات تیار کرتی ہے۔
(d) جموں ریزن اور ٹرپنٹائن فیکٹری Jammu Rosin and Turpentine Factory میراں صاحب جو جموں کے نزدیک ہے۔ میں گندہ بیروزہ اور تارپین کا تیل تیار کیا جاتا ہے۔
(e) کشمیر وولوز (Kashmir Woollens) شہتوت اور بید کی لکڑی سے کھیلوں کا سامان تیار کرتا ہے۔ ٹوکریاں۔ نقش ہو کٹ کرسیاں وغیرہ بھی یہاں تیار کئے جاتے ہیں۔
(f) کولسن میچ فیکٹری Kaulson Match Factory سرینگر اور بارہمولہ میں دیا سلائی بنانے کا ایک بڑا کارخانہ ہے۔
(g) رائفل ہاف رائٹ فیکٹری Rifle Halfwrought Factory بارہمولہ۔ یہ حکومت ہند کو رائفلوں کے دستے سپلائی کرتا ہے۔
(h) جائنری فیکٹری پانپور۔ سکیم حکومت کے زیر غور ہے۔ کہ یہ فیکٹری مکان کے معیاری Standard دروازے کھڑکیاں اور دیگر سامان لکڑی سے تیار کرکے باہر برآمد کرے۔ اور اسیطرح سے عمارتی لکڑی کی برآمد کو فروغ دے اور نہ صرف اسی لکڑی کو جو اس قسم کی لکڑی کی برآمد میں دریائے جہلم اور دریائے چناب کے اخیری حصے پاکستان کے قبضے میں آنے کی وجہ سے ہوئی

ہے۔ پورا کرے۔ بلکہ اس سے زیادہ فروغ اس صنعت کو مل سکے۔

III (۱) ابریشم کے کارخانے۔ Kashmir Sericulture سرکار سرینگر اور جموں میں ریشم کے کارخانے بہت دیر سے چلا رہی ہے۔ سرینگر کا کارخانہ بہت وسیع پیمانے پر ہے۔ ریشم کی تار ریشم کے کیڑوں سے حاصل ہوتی ہے۔ اور ریشم کے کیڑے شہتوت کے پتوں پر پلتے ہیں۔ شہتوت کے درخت کشمیر میں کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ یہاں کے کارخانے دنیا کے مشہور کارخانوں میں شمار ہوتے ہیں۔

(۲) ریشم بافی کے کارخانے۔ ریاست میں سرکاری اور پرائیویٹ طور پر ریشم بافی کے چند کارخانے قائم ہیں۔

IV (۱) گورنمنٹ وولن ملز Government woollen mills سرینگر میں یہ کارخانہ قائم ہے۔ یہاں اونی کپڑے تیار کئے جاتے ہیں۔ یہ ملز سرکار نے حال ہی میں پرائیویٹ مالکیت سے حاصل کرکے اپنے ہاتھ میں لی ہے۔

اونی کپڑا بنانا ریاست میں بطور گھریلو دستکاری بھی کامیابی کے ساتھ جاری ہے۔

(۲) لداخ میں ایک بڑا کارخانہ سرکاری امداد سے چلانے کا کام شروع کیا جا رہا ہے۔

V۔ قالین بنانے کے کارخانے۔ سرینگر میں چند بڑے کارخانے چل رہے ہیں۔

VI۔ نمدے بنانے کے کارخانے۔ ان کا کام حال ہی میں بہت ڈھیلا پڑا ہے۔

VII۔ جموں میں ٹرنک اور بیچے بنانے کے چند کارخانے بھی چھوٹے پیمانے پر قائم ہیں۔

VIII۔ گھریلو دستکاریاں۔ (۱) اونی کپڑا بنانا۔ یہ ریاست بھر میں گھریلو دستکاری کے طور۔ خصوصاً وادی کشمیر میں کامیابی کے ساتھ جاری ہے۔ Gandhi Ashram اور بسوہر اور پانپور کے پٹو۔ بانڈی پور اور شوپیاں کے اور کشتواڑ اور بھدرواہ کے لوئیاں اور پٹو مشہور ہیں۔

(۲) شال بافی۔ لداخ کی کیل بکری کے پشم سے باریک تار کشمیر کی عورتیں گھروں میں کات کر تیار کرتی ہیں۔ اس سے دوشالے اور پشمینہ تیار کئے جاتے ہیں۔ جو دنیا میں ملائمت۔ نفاست اور گرمی کے لئے مشہور ہیں۔ یہ صنعت بھی اب کچھ ڈھیلی پڑ رہی ہے۔

(۳) گبھے اور نمدے۔ گبھے مالیدہ کئے ہوئے پرانی لوئیوں سے تیار ہوتے ہیں۔ اور نمدے اون سے تیار کئے جاتے ہیں۔ اننت ناگ گبھے بنانے کے لئے مشہور ہے۔ نمدے سرینگر میں بنائے جاتے ہیں۔

(۴) Willow works۔ یہ چھوٹے قسم کی بید کے درخت کی شاخوں سے ٹوکریاں۔ کرسیاں۔ صندوقچہ

تیار کئے جاتے ہیں۔ یہ جدید صنعت تخفیف شدہ ٹیکنیکل سکولوں کی تعلیم سے آغاز پاکر بہت فروغ پاچکی ہے۔

(ج) اس کے علاوہ وادی کشمیر میں کشیدہ کا کام اور سوزن کاری۔ پیپر ماشی (Papier machie) لکڑی کا کام اور لکڑی پر کھدائی کا کام (Wood carving)۔ سونے چاندی کا کام۔ پتھر کا کام بھی بہت خوبصورت اور نہایت ہی نفیس کیا جاتا ہے۔ سرینگر کے کاریگران کاموں میں بہت مشہور ہیں۔

(نوٹ) ہماری ریاست میں ابھی کوئی معدنی صنعت ذرائع آمدورفت کی کمی کی وجہ سے جاری نہیں ہوئی ہے۔ انفرادی طور پر کچھ نام نہاد کام کیا جاتا ہے۔

Electric Power and Projects

Q. 19. Write a short note on the Electric power and projects in Jammu and Kashmir State.

سوال نمبر ۱۹:۔ ریاست جموں و کشمیر میں بجلی کی طاقت اور بجلی کی سکیموں پر مختصر نوٹ لکھو۔

جواب:۔ ریاست میں بجلی کی رَو مختلف مقامات پر خاص وسیع پیمانہ پر پیدا کی جاسکتی ہے۔ یہ رو پانی کی طاقت سے پیدا کی جاسکتی ہے۔ کئی مقامات خصوصاً وادی جہلم میں آبشار بنائے جاسکتے ہیں۔ جن سے پاور ہوس قائم ہو سکتے ہیں۔ اس رو سے بڑے اور چھوٹے گھریلو کارخانے چل سکتے ہیں۔ اس سے صنعت و حرفت کو بہت فروغ مل سکتا ہے۔

(a) اس وقت ذیل کے پاور ہوس قائم ہیں اور بجلی کی رَو پیدا کر رہے ہیں:۔

(i) Kashmir Hydro-Electric works Mohara۔ بارہمولہ اور اوڑی کے درمیان مہورا کے مقام پر ایک آبشار ایک نہر سے گرائی گئی ہے۔ جو نہر دریائے جہلم سے نکالی گئی ہے۔ اس آبشار کی بلندی ایک ہزار فٹ ہے۔ اس پاور ہوس سے قصبہ بارہمولہ۔ سوپور۔ سرینگر۔ پانپور کو بجلی کی رَو مہیا کی جاتی ہے۔ جس سے نہ صرف روشنی ملتی ہے۔ بلکہ سرینگر کے بڑے بڑے کارخانے بھی چلتے ہیں۔

(ii) Jammu Power House۔ رنبیر کنال سے جموں میں ایک بجلی گھر بنایا گیا ہے۔ اس سے جموں کو روشنی ملتی ہے اور شہر کے کارخانے چلتے ہیں۔

(iii) پنجاب (ہندوستان) سے بجلی کی رَو جموں کے مشرقی علاقے کیلئے لائی گئی ہے۔ اس سے کٹھوعہ وغیرہ کو روشنی مہیا ہوتی ہے۔

(b) ذیل کے پروجیکٹ زیر تکمیل اور زیر غور ہیں:۔ (i) Sindh Valley power channel۔ وادی جہلم میں نالہ سندھ سے ایک نہر نکالی گئی ہے۔ اور گاندربل کے پاس اس سے آبشار گرائی جارہی ہے۔ اس سے ایک خاصا پاور ہوس

(Power House) بہت عنقریب مکمل طور قایم ہوگا۔

(۱۱) بانڈی پورہ - پہلگام - اور صوپور وغیرہ میں بجلی گھر قایم کیے جانے کے پروجکٹ کا زیرعمل لایا جانا زیر تجویز ہے۔

Trade and Commerce — Exports and Imports

Q. 20. Write a short note on the trade and commerce of the State of Jammu and Kashmir, enumerating brief the exports and imports.

سوال نمبر ۲۰ :- ریاست جموں و کشمیر کی تجارت پر ایک مختصر نوٹ لکھو۔ اور اختصار کے ساتھ یہاں کی اشیائے برآمد اور درآمد کا ذکر کرو۔

جواب (a) باسوائے چند گھریلو دستکاریوں کے ریاست میں صنعت و حرفت بہت کم ہے۔ یہاں کی معدنی دولت بھی ابھی بند پڑی ہوئی ہے۔ زرعی پیداوار بھی ضرورت سے قدرے کم ہے۔ اس لئے ریاست میں تجارت نے کافی ترقی نہیں کی ہوئی ہے۔ گھریلو دستکاریوں کو فروغ دینے کے لئے سرکار نے سرینگر میں Central market اور جموں اور سرینگر میں Arts Emporia قایم کیے ہیں اور ہندوستان کے اہم مراکز - امرتسر دہلی - بمبئی - کلکتہ وغیرہ میں Arts emporia کھولے ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف مراکز میں Trade commissioner اور Trade Agents تعینات کیے ہیں۔ تجارت کو وسعت دینے کے لئے اور ملک میں روپیہ کی فراوانی بڑھانے کے لئے ایک خاص محکمہ قایم کیا ہے۔ جو سیاحوں کو سہولتیں پہنچا کر ریاست میں سیر کرنے کی رغبت کو بڑھاتا ہے۔ اس محکمہ کو Tourism کہتے ہیں۔ Tourism کو سرکار خاص طور پر ترقی دے رہی ہے۔

(b) اشیائے برآمد اور درآمد - ریاست کی قدرتی پیداوار صنعت و حرفت کو مدنظر رکھ کر صاف طور عیاں ہوگا کہ یہاں کی اشیائے برآمد اور درآمد کیا ہونگی۔

اشیائے برآمد - (۱) لکڑی اور جنگلات کی پیداوار - چونکہ ریاست میں بیشتر حصہ پر جنگلات پائے جاتے ہیں۔ اس لئے یہاں سے عمارتی لکڑی - سلیپر اور جنگلات کی پیداوار اور ان سے تیار شدہ اشیائے برآمد ہوتی ہیں۔ انگریزی ادویات - دیسی ادویات میں جڑی بوٹیاں مثلاً کٹھ - Pyrethrum - بنفشہ وغیرہ - جنگلات کی خفیف پیداوار مثلاً انار دانہ - کھیلوں کا سامان - گندہ بیروزہ وغیرہ اشیاء ان میں شامل ہیں۔ امید ہے عنقریب ہی Standard معیاری عمارتی کھڑکیاں - دروازے اور گھروں میں استعمال ہونے والا فرنیچر بھی باہر بھیجا جا سکیگا

(i) اُونی کپڑے - قالین - نمدے - ان اشیاء کے چند بڑے کارخانے ریاست میں قائم ہیں - اور دیہات میں عموماً گھریلو دستکاری کی صورت میں بھی پائی جاتی ہیں - یہ اشیاء بھی یہاں سے خاصی قیمت کی برآمد ہوتی ہیں - قالین اور نمدے ہندوستان سے باہر بھی بھیجے جاتے ہیں - اُونی کپڑے میں مل کا بنایا ہوا کپڑا - پٹو - لوئیاں - شالیں دوشالے شامل ہیں -

(ii) میوہ جات - ترکاریاں اور سبزیوں کے بیج بھی خاصی مقدار میں کشمیر سے برآمد ہوتے ہیں - مربہ جات بھی اب باہر بھیجے جانے لگے ہیں - سبزیوں میں آلو - لال مرچ - پیاز وغیرہ شامل ہیں -

(iii) ریشم اور ریشم کا کپڑا - ہندوستان اور ہندوستان سے باہر بھی بھیجا جاتا ہے - ریاست کے ریشم کے کارخانے دنیا بھر میں مشہور ہیں -

(iv) گھریلو دستکاریوں کا سامان - لکڑی کا کام - سلک - دھاگے کا کشیدہ کیا ہوا کام - Willow works کا سامان - چاندی کا بنا ہوا سامان - پیپر میشی کا سامان وغیرہ - Arts Emporia اور پرائیویٹ اداروں کے ذریعے پسا ور کو بھیجا جاتا ہے -

(v) ان کے علاوہ - کچا چمڑا - گھی - وغیرہ بھی خفیف مقدار میں برآمد ہوتا ہے -

اشیائے درآمد - (i) سوتی کپڑا اور کپاس - ریاست میں کپاس بہت کم پیدا ہوتی ہے - اور خصوصاً وادی جہلم میں نام کے لئے کہیں کہیں کاشت ہوتی ہے - اور وادی سندھ میں بالکل ہی نہیں - اسلئے سوتی کپڑا ہندوستان سے عموماً اور دیگر ممالک انگلینڈ - جاپان وغیرہ سے درآمد کیا جاتا ہے - کپاس بھی ہندوستان سے درآمد کی جاتی ہے -

(ii) چائے - ریاست کا بہت سا حصہ سرد ہے - اسلئے چائے کا استعمال عام ہے - اور دیکھا دیکھی گرم علاقوں میں بھی چائے کا استعمال روز بروز عام ہو رہا ہے - چائے ہندوستان سے خصوصاً کانگڑہ سے یہاں آتی ہے - ریاست میں بھی چائے نام کو کاشت ہونے لگی ہے -

(iii) نمک - سارے کا سارا ہندوستان سے لایا جاتا ہے - وادی سندھ کے کچھ لوگ مقامی نمک استعمال کرتے ہیں -

(iv) کھانڈ اور گڑ - اگرچہ بہت قلیل حصہ رنبیر سنگھ پورہ میں تیار ہوتا ہے - لیکن بیشتر حصہ ہندوستان سے درآمد ہوتا ہے -

(v) ان اشیاء کے علاوہ ریاست میں ذیل کی چیزیں درآمد ہوتی ہیں :-

(الف) مشینوں سے بنا ہوا اُونی کپڑا (ہندوستانی اور ولایتی)

(ب) لوہے کا سامان (ج) مشینیں۔ موٹر۔ لاریاں۔ ریڈیو۔ وغیرہ
(د) مٹی کا تیل۔ پٹرول۔ (ہ) دھاتیں۔ اور ان کی بنی ہوئی چیزیں۔
(و) شیشے کا سامان۔ عطریات وغیرہ۔ انگریزی اور دیسی دوائیاں۔ صابون۔ سوڈا۔ وغیرہ۔
(ح) اناج (چاول۔ گیہوں۔ دالیں) کھانے کا تیل وغیرہ۔

Q. 21. Write a Short note on the means of Communication in the State.

سوال نمبر ۲۱:۔ ریاست کے ذرائع آمد و رفت پر مختصر نوٹ لکھو۔

جواب:۔ ریاست کا بیشتر علاقہ پہاڑی ہے۔ اس لئے یہاں ہندوستان کے میدانی علاقوں کی طرح سڑکیں کافی نہیں ہیں۔ اکثر حصے دشوار گذار ہیں۔ چونکہ مختلف وادیاں ایک دوسرے سے اونچی پہاڑی فصیلوں سے جدا ہیں۔ اس لئے ایک وادی سے دوسری وادی میں جانے کے لئے بہت کم سہولیتیں دستیاب ہیں۔ جہاں کہیں پکی سڑکیں بنائی گئی ہیں۔ ان پر بہت ہی زیادہ لاگت صرف کرنی پڑی ہے۔ ریل گاڑی ریاست کے کسی حصے میں نہیں چلتی ہے۔ ریاست کے حدود کے نزدیک راولپنڈی۔ جہلم۔ گجرات۔ سیالکوٹ اور پٹھانکوٹ کے ریلوے سٹیشن ہیں۔ پٹھانکوٹ کے سوا باقی سب ریلوے سٹیشن پاکستان کے علاقہ میں واقع ہیں۔

I۔ ریاست کو باہر کی دنیا کے ساتھ ملانے کے لئے بڑی سڑکیں بنائی گئی ہیں۔
II۔ اندرونی طور پر ریاست کے مختلف حصوں کو ملانے کے لئے بھی بڑی اور چھوٹی سڑکیں موجود ہیں۔ اور دوسری بنائی جا رہی ہیں
III۔ دریائی راستے بھی کسی حد تک استعمال کئے جا رہے ہیں۔ IV۔ حال ہی میں ہوائی راستے بھی جاری کئے گئے ہیں۔

ان سب راستوں کا مختصر حال ذیل میں درج ہے:۔

I۔ پاکستان اور ہندوستان سے کشمیر آنے کیلئے تین بڑی سڑکیں ہیں:۔
(i) جہلم ویلی روڈ۔ (ii) گجرات شوپیان روڈ۔ (iii) بانہال روڈ

(i) جہلم ویلی روڈ۔ یہ سڑک سری نگر کو راولپنڈی کے ساتھ ملاتی ہے۔ اس کی لمبائی تقریباً ۱۹۶ میل ہے۔ اس راستہ میں بارہ مولہ۔ اوڑی۔ گڑھی۔ دومیل۔ کوہالہ۔ مری واقع ہیں۔ اوڑی سے آگے یہ راستہ پاکستان کے قبضہ میں ہے۔ اور آمد و رفت سری نگر سے اوڑی تک ہی اس وقت جاری ہے۔
یہ سڑک بارہمولہ تک میدانی ہے۔ وہاں سے آگے یہ پہاڑوں کو چیرتی ہوئی دریائے جہلم کے ساتھ ساتھ

کوہالہ تک چلی گئی ہے۔ اس سڑک میں بہت سے اُتار و چڑھاؤ ہیں۔ سڑک کے ایک طرف پہاڑ دیواروں کی طرح کھڑے ہیں۔ اور دوسری طرف سینکڑوں فٹ نیچے دریائے جہلم چٹانوں سے ٹکراتا ہوا بہتا ہے۔

بارہ مولہ اور اُوڑی کے درمیان مہورہ کے مقام پر بجلی گھر قایم ہے۔

(ii) گجرات شوپیان روڈ۔ مغلوں کے زمانے میں کشمیر آنے کی یہی شاہراہ تھی۔ لیکن آج کل یہ سڑک متروک ہے اور کئی جگہوں پر خستہ اور خطرناک بن گئی ہے۔ اس سڑک کا بیشتر حصہ پاکستان کے قبضہ میں ہے۔

(iii) بانہال روڈ۔ یہ سڑک سری نگر کو جموں اور پٹھانکوٹ سے ملاتی ہے۔ جموں سے پٹھانکوٹ تک سڑک کا حصہ میدانی ہے۔ اس میں بہت سے ندی نالے پڑتے ہیں۔ جن میں بارش کی وجہ سے بہت دفعہ طغیانی آتی ہے۔ اور دریا کا رُخ بدلتا رہتا ہے۔ یہ حصہ ہندوستان کی لاگت پر پکا تیار کیا گیا ہے۔ جموں سے قاضی گنڈ سڑک پہاڑی علاقوں کے اُتار و چڑھاؤ سے ہو کر درہ بانہال کے سُرنگ کو عبور کرتی ہے۔

قاضی گنڈ سے سری نگر تک سڑک میدانی علاقے سے گذرتی ہے۔ سردیوں میں بانہال کے پہاڑ پر برفباری کی وجہ سے یہ سڑک تقریباً دو مہینے بند رہتی ہے۔ اب بانہال پہاڑ کی نچلی سطح پر سُرنگ بنانے کی سکیم حکومت کے زیر عمل ہے۔ یہ سُرنگ بانہال کو ویری ناگ سے ملائے گی۔ اور یہ راستہ سال بھر کھلا رہیگا۔ اور تجارت کو فروغ حاصل ہوگا۔ اس سڑک پر قاضی گنڈ۔ قصبہ بانہال۔ رام بن۔ بٹوٹ۔ کُد۔ اودھمپور۔ جموں۔ سانبہ۔ ہیرانگر کٹھوعہ واقع ہیں۔

II۔ اس کے علاوہ اور بھی شاہرائیں ہیں۔ جو ریاست کے مختلف حصوں کو ایک دوسرے سے ملاتی ہیں۔ ان میں قابل ذکر مندرجہ ذیل ہیں:-

A۔ (۱) سری نگر سے لداخ۔ کا راستہ گگن تک میدانی ہے۔ پھر پہاڑی راستہ سونہ مرگ سے گذرتا ہوا درہ زوجیلا سے ہو کر وادی سندھ میں داخل ہوتا ہے۔ کرگل پہنچ کر مشرقی جانب چلیں تو لداخ آجاتا ہے۔ اور اگر مغربی رُخ اختیار کریں۔ تو اسکردو جو اس وقت پاکستان کے قبضہ میں ہے جا نکلتے ہیں۔ اس راستے میں بھی بے شمار اُتار و چڑھاؤ آتے ہیں۔ اور راستے تیز رفتار دریاؤں اور نالوں کے ساتھ ساتھ بنائے گئے ہیں۔ اگر کہیں گھوڑے کا پاؤں پھسل جائے۔ تو سوار کی خیر نہیں۔

یہ راستہ حال میں ہی سرینگر سے سونہ مرگ تک پکا بنایا گیا ہے۔ لاری سونہ مرگ تک جاتی ہے۔ اور جیپ گاڑی (Jeep) کرگل تک۔ اس سڑک پر گاندربل۔ گگن۔ سونہ مرگ۔ بال تل۔ مٹائن۔ دراس۔ کرگل

لالہ یارو۔ غلسی اور لیہ واقع ہیں۔

(2) سری نگر سے گلگت۔ کا راستہ بانڈی پورہ سے جھیل وُلر کے مشرقی کنارے سے گذرتا ہے۔ یہاں سے آگے جاتے ہوئے سلسلہ ننگا پربت کے پہاڑوں میں سے گذرنا پڑتا ہے۔ درہ بُرزل کو عبور کرکے وادی سندھ آ جاتی ہے۔ بونجی کے پڑاؤ کے پاس دریائے سندھ کو عبور کرکے گلگت کا علاقہ شروع ہوتا ہے۔ اس سڑک میں بھی ریاست کی دیگر پہاڑی سڑکوں کی طرح ان گنت تاؤ چڑھاؤ ہیں۔ اس سڑک پر سنبل۔ بانڈی پورہ۔ تراگ بل۔ گریز۔ بُرزل۔ چلم۔ استور۔ بونجی اور گلگت واقع ہیں۔ گریز کے آگے سڑک کا حصہ پاکستان کے قبضہ میں ہے۔

(3) (الف) بھدرواہ۔ کشتواڑ جانے کا راستہ۔ جموں سے اسی میل کے فاصلے پر بٹوٹ کا پڑاؤ آتا ہے۔ یہاں مشرق کی طرف راستہ مڑ جاتا ہے۔ کھیلنی سے آگے راستہ کی دو شاخیں ہو جاتی ہیں۔ ایک شاخ جنوب مشرق کا رُخ اختیار کرکے بھدرواہ کو جاتی ہے۔ اور دوسری شمال مشرقی جانب کشتواڑ کو جاتی ہے۔ جن پہاڑی گھاٹیوں سے یہ راستہ گذرتا ہے۔ وہ نہایت ہی پُر فضا ہیں۔ اس سڑک پر موٹر لاریاں چلتی ہیں۔

(ب) بھدرواہ کشتوار سے سری نگر آنے کے علیحدہ راستے بھی ہیں۔ یہ راستے سردی کے موسم میں عام طور پر بند رہتے ہیں۔ کیونکہ راستے میں پیر پنچال کے درے مثلاً سمتھن۔ سنگپورہ۔ بانہال کے درہ کی مانند برف سے ڈھکے رہتے ہیں۔

(4) پونچھ جانے کا راستہ۔ (الف) سری نگر سے اوڑی اور پھر اوڑی سے پونچھ جا سکتے ہیں۔

(ب) جموں سے پونچھ براہ راست جا سکتے ہیں۔ یہ راستہ راجوری۔ جھنگڑ سے ہوتا ہوا پونچھ جا نکلتا ہے۔

(5) بڑے بڑے قصبوں کو ملانے کیلئے اور بھی کئی چھوٹی سڑکیں بنائی گئی ہیں۔ ان میں چند سڑکیں نیچے درج ہیں:۔

(الف) (i) ادھم پور سے رام نگر (ii) کٹھوعہ سے بسوہلی (iii) جموں سے ریاسی۔

(ب) (i) سوپور سے ٹیٹوال (ii) سری نگر سے گلمرگ (iii) سری نگر سے پہلگام۔ یہ سڑک کھنہ بل کے مقام سے بانہال روڈ سے الگ ہو جاتی ہے۔

(iv) کھنہ بل سے کلگام۔ (v) سری نگر سے شوپیان (vi) شوپیان سے کلگام۔ (vii) شوپیان سے بیجبہاڑہ وغیرہ وغیرہ۔

III - دریائی راستے

(i) دریائے جہلم کھنہ بل سے لے کر بارہ مولہ تک - آمد و رفت - سفر اور بار برداری کے لئے استعمال ہو سکتا ہے - کیونکہ دریا یہاں بہت ہی سست رفتار ہے -

(ii) نالہ سندھ بھی دو در ہامہ سے لیکر شادی پور تک آمد و رفت کے لئے استعمال ہو سکتا ہے -

(iii) رنبیر کنال (Ranbir canal) پر اکھنور سے جموں تک کشتی کے ذریعہ سفر اور بار برداری ہو سکتی ہے - باقی ریاست میں کہیں دریا ایسے کاموں کے لئے استعمال نہیں ہو سکتے - ہاں دریاؤں کے ذریعہ جنگلات کی لکڑی جہاز ہوتی ہے -

IV

جموں میں ستواری کے مقام پر - شہر سری نگر سے تقریباً ۹ میل کے فاصلہ پر کرپچہ دامود ر میں گل اور لیہ میں ہوائی اڈے بنائے گئے ہیں -

(i) جموں سے سری نگر (ii) سری نگر سے لداخ - سری نگر سے کرگل - ہوائی سروس جاری ہے - نیز سرینگر سے جموں - امرتسر - دہلی اور سرینگر سے پٹھانکوٹ کی سروس بھی باقاعدہ چلتی ہیں - یہ سروس مسافروں کو لے جانے کے علاوہ تجارتی مال کو درآمد و برآمد کرنے کے کام بھی آتی ہے -

آبادی

Q:- 22. Which regions of the State are densely populated, which thinly and why?

سوال نمبر 22:- ریاست کے کونسے علاقے گنجان آباد ہیں - اور کونسے کم آباد - اور کیوں ؟

جواب :- وہ علاقے گنجان آباد ہوتے ہیں - جہاں آب و ہوا اچھی ہو - زمین زرخیز ہو - یا جہاں صنعت و حرفت کو فروغ ہو - یا جہاں بہت بڑے کارخانے ہوں - یا جہاں سے مال دوسرے ملکوں کو جاتا ہو - ان باتوں کو مدنظر رکھکر ریاست آبادی کے لحاظ سے ذیل کے خطوں میں تقسیم ہو سکتی ہے :-

(i) سرحدی علاقہ :- یہاں آبادی فی مربع میل ۳ سے ۱۵ نفوس ہے - علاقہ بنجر ہے - کارخانے ندارد - پیداوار اپنی آبادی کے کفیل نہیں ہو سکتی ہے -

(۲) کشتواڑ - بھدرواہ اور پونچھ اور مظفر آباد کا مغربی حصہ۔ یہاں کی آبادی ۱۰ سے ۱۰۰ فی مربع میل ہے علاقے کے مقابلے میں یہاں کی آب وہوا شدت کی نہیں ہے۔ تھوڑی بہت کاشتکاری ہوتی ہے۔ جنگلات سے لوگ روزی کمانے کے وسیلے نکال ہی لیتے ہیں۔

(۳) بانہال - اودھمپور اور ریاسی کا علاقہ۔ اتر چھی پورہ اور کرناہ کا علاقہ۔ یہاں ۱۰۰ سے ۲۰۰ تک لوگ فی مربع میل بستے ہیں۔

(۴) وادی کشمیر کا وسطی اور جنوبی حصہ۔ جموں کا میدانی علاقہ۔ یہاں کاشتکاری کے لئے زرخیز اور سپاٹ زمین میسر ہے۔ کارخانے کم وبیش پائے جاتے ہیں۔ کشمیر میں گھریلو صنعت وحرفت کو فروغ حاصل ہے۔ یہاں آبادی فی مربع میل ۲۰۰ سے 330 تک ہے۔

انتظامی تقسیم

Q. 23. Describe Administrative Divisions of the State.

سوال نمبر 23:- ریاست کے انتظامی تقسیم کو بیان کرو۔

جواب:- سرکاری کاروبار چلانے کے لحاظ سے ریاست کے تین بڑے حصے ہیں:-

(a) صوبہ جموں (b) صوبہ کشمیر (c) صوبہ سرحد

صوبہ جموں کے ضلع اور ان کی تحصیلیں حسب ذیل ہیں:-

(1) ضلع کٹھوعہ میں تحصیل کٹھوعہ۔ تحصیل بسوہلی اور تحصیل جسمیر گڑھ (ہیرا نگر) شامل ہیں۔

(2) ضلع جموں میں تحصیل جموں۔ تحصیل اکھنور۔ تحصیل رنبیر سنگھ پورہ اور تحصیل سانبہ شامل ہیں۔

(3) ضلع اودھمپور۔ تحصیلات اودھمپور، رام نگر اور ریاسی پر مشتمل ہے۔

(4) ضلع ڈوڈہ۔ تحصیلات ڈوڈہ۔ بھدرواہ اور کشتواڑ سے مل کر بنا ہے۔

(5) ضلع میرپور کی سب تحصیلیں میرپور۔ بھمبر اور کوٹلی پاکستان کے قبضہ میں ہے۔

(6) پونچھ اور راجوری کو ملا کر نیا ضلع بنایا گیا ہے۔

نقشہ ریاست جموں و کشمیر
آبادی فی مربع میل
نشانات
3 سے 10 تک
10 سے 100 تک
100 سے 200 تک
200 سے 330 تک
نقشہ E
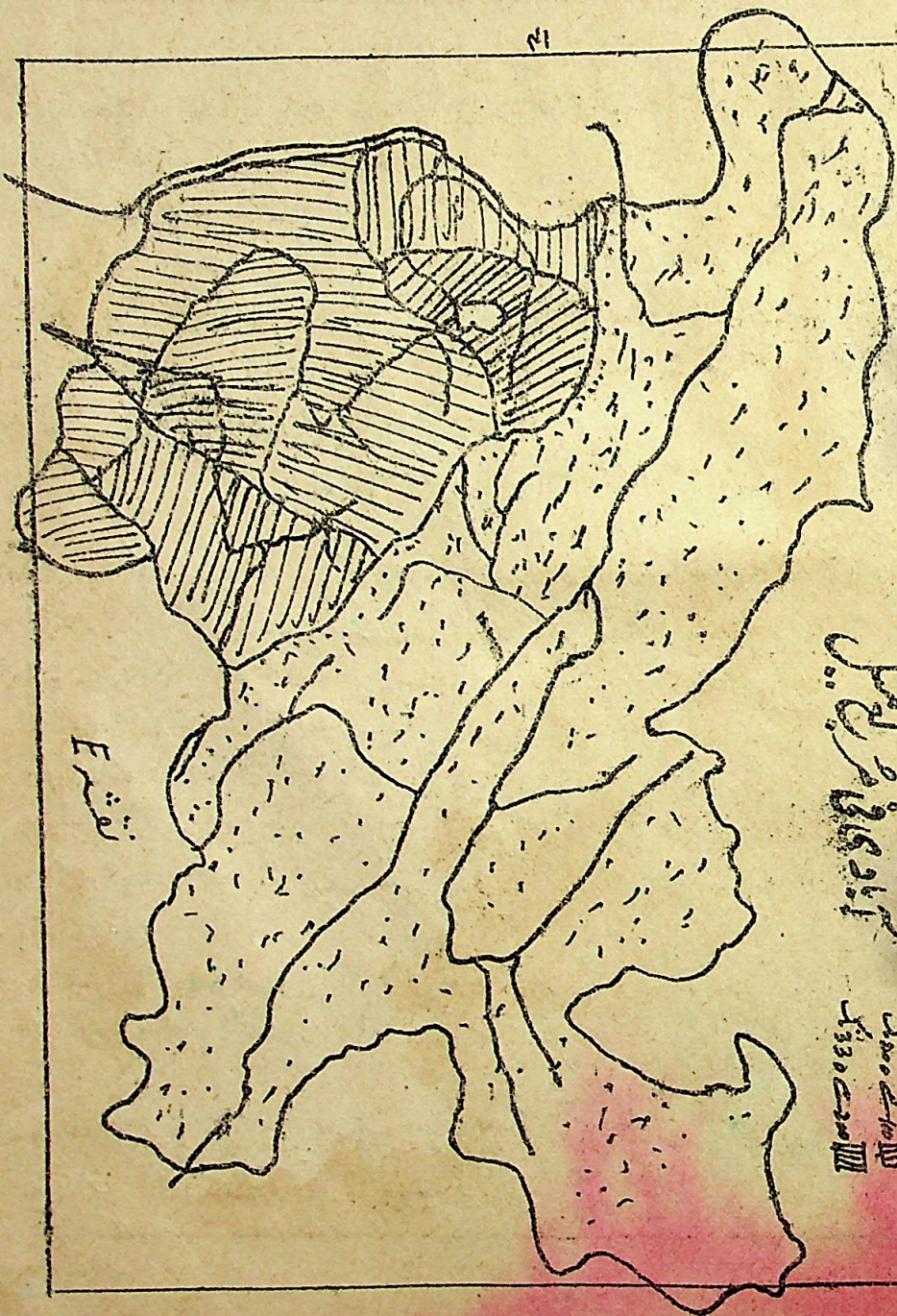
صوبہ کشمیر کے ضلعے ذیل میں درج ہیں:- (Administrative units)

(1) ضلع خاص میں - سرینگر - بڈگام اور تحصیل گاندربل شامل ہیں۔ (2) ضلع اننت ناگ میں تحصیل اننت ناگ تحصیل کولگام اور تحصیل پلوامہ شامل ہیں۔ (3) ضلع بارہمولہ - تحصیلات بارہمولہ - اوڑی - اوڑی پورہ (ہندوارہ) سوپور اور کرناہ شامل ہیں۔ (4) ضلع مظفرآباد پاکستان کے قبضہ میں مظفرآباد - اوڑی - کرناہ اس ضلع کی تحصیلیں تھیں - اوڑی اور کرناہ کے کچھ گاؤں ملاکر ایک نئی تحصیل کو تشکیل دی گئی ہے - اور اسے ضلع بارہمولہ کا حصہ بنایا گیا ہے۔

صوبہ سرحد کے ضلعے اور تحصیلیں حسب ذیل ہیں:-

صوبہ سرحد کے دو ضلعے - ضلع لداخ اور ضلع گلگت ہیں۔ ضلع لداخ میں تحصیل لیہ - تحصیل کرگل اور تحصیل اسکردو شامل ہیں۔ تحصیل اسکردو اس وقت پاکستان کے قبضہ میں ہے۔

ضلع گلگت کی سب تحصیلیں، گلگت - بونجی - استور - پاکستان کے ہاتھ میں ہیں۔

Q. 24. Write Short notes on the important cities and towns of the State.

سوال نمبر 24:- ریاست کے مشہور شہروں اور قصبوں پر مختصر نوٹ لکھو۔

جواب:- ہر ضلع کا صدر مقام اور ہر تحصیل کا ہیڈ کوارٹر سرکاری کاروبار اور اندرونی تجارت کی وجہ سے مشہور ہوگیا ہے۔ ریاست میں صرف دو بڑے شہر ہیں، شہر سرینگر اور شہر جموں - چند مشہور مقامات کی چیدہ خصوصیات حسب ذیل ہیں:-

صوبہ جموں

شہر جموں - ریاست کا سرمائی دارالخلافہ ہے۔ ڈوگرہ راجاؤں کا مسکن رہا ہے۔ انگریزی ادویات بنانے کی تجربہ گاہ ہے - میران صاحب میں تار پین بنانے کا کارخانہ ہے۔ کرٹھہ میں ویشنو دیوی کی یاترا زیارت ہر سال ہوتی ہے۔ پنجاب بھر میں مشہور ہے۔ یہاں چائے کے باغات بھی لگائے گئے ہیں۔ سانبہ - چھینٹ سازی کیلئے مشہور ہے۔ ڈوڈہ میں پوست کی کاشت کی جاتی ہے جس سے افیم حاصل کی جاتی ہے۔ کشتواڑ میں کیسر کی کاشت ہوتی ہے - اور پاڈر کے مقام پر نیلم کی کانیں ہیں۔ بھدرواہ کے کمبل مشہور ہیں۔ کد اور بٹوٹ صحت افزا مقامات ہیں۔

نقشہ جموں و کشمیر ملکی تقسیم
نشانات
صوبہ لداخ
صوبہ کشمیر
صوبہ جموں
یاغستان
پونیال
ہنزا
نگر
گلگت
اسکردو
چلاس
استور
کرگل
نوبرا
لداخ
لیہ
نقشہ "F"
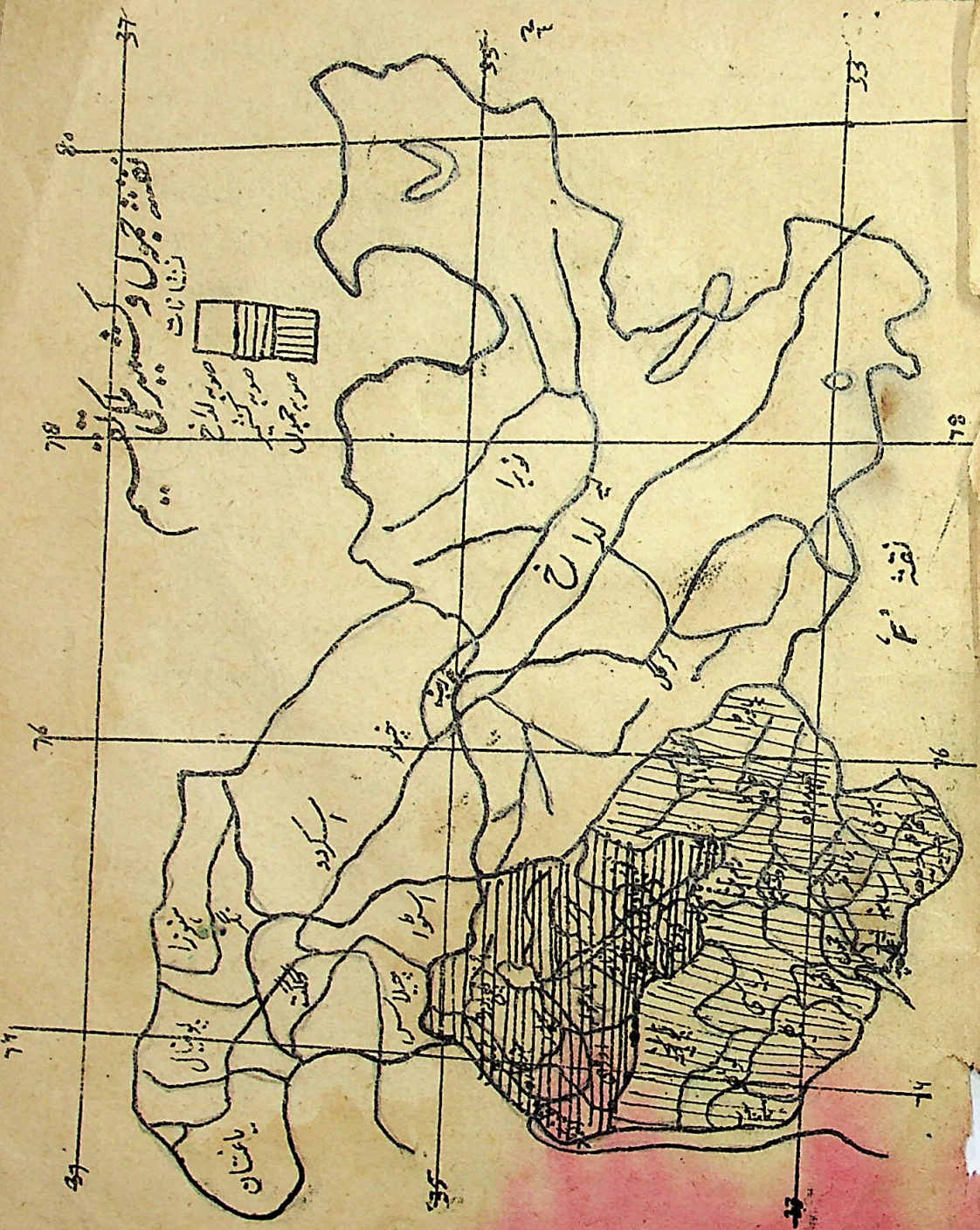
صوبہ کشمیر

سری نگر۔ ریاست کا گرمائی دارالخلافہ ہونے کے علاوہ پرانے وقتوں سے تجارتی مرکز رہا ہے۔ یہاں تبت چینی اور روسی ترکستان کا تجارتی مال گذرتا رہا ہے۔ یہ صنعت و حرفت کا مرکز بھی ہے۔ یہاں کی دستکاریاں دنیا بھر میں مشہور ہیں۔ آس پاس جھیل ڈل کے کنارے مشہور باغات واقع ہیں۔ جموں و کشمیر یونیورسٹی کا صدر مقام ہے۔ اور پرانے وقتوں سے علمی مرکز رہا ہے۔

اننت ناگ۔ گبھوں اور لکڑی کے کام کے لئے مشہور ہے۔

شوپیان۔ سیبوں کی تجارت کے لئے نام پا چکا ہے۔ بارہمولہ کی مشہور منڈی۔ ادویات اور دیاسلائی بنانے اور اخروٹ کی لکڑی چیرنے کے لئے مشہور ہے۔ سوپور۔ کی خصوصیت چارخانہ پٹو بنانا ہے۔ بانڈی پورہ کی لوئیاں بہت مشہور ہیں۔ گلگت کو یہاں سے راستہ جاتا ہے۔ گلمرگ سونہ مرگ اور پہلگام صحت افزا مقامات ہیں۔ پہلگام سے ہو کر ہی ہندوستان بھر کی مشہور یاترا شری امرناتھ جی ہوتی ہے۔

صوبہ لداخ

لیہ صوبہ کا صدر مقام ہے۔ یہاں سے تبت اور روسی اور چینی ترکستان کو راستے جاتے ہیں۔ دنیا کا دوسرے یا تیسرے درجہ کا بلند ترین مقام ہے۔ جہاں آبادی بستی ہے۔

Q. 25. Write a short note on the life of the People inhabiting the various regions of the State.

سوالی نمبر 25:- ریاست کے مختلف حصوں کے لوگوں کی طرز زندگی پر مختصر نوٹ لکھو۔

جواب:- وادی چناب۔ اس علاقے کے لوگ ڈوگرے کہلاتے ہیں۔ پہاڑی علاقوں کے لوگ محنتی جنگ جو۔ جفاکش اور سادگی پسند ہیں۔ گائے بھینس پالتے ہیں۔ اس لئے دودھ۔ دہی۔ گھی۔ مکھن ان کی خوراک کی ضروری اشیاء ہیں۔ سبزی کھانے کے عادی نہیں ہیں۔ اکثر دال کے ساتھ روٹی کھاتے ہیں۔ اس علاقے میں میوہ بھی کم ہوتا ہے۔ چائے پینے کا شوق قصبوں اور شہروں میں بڑھنے لگا ہے۔

ان کی پوشاک اونی یا موٹے کھدر کی ہوتی ہے۔ کرتے اور تنگ پاجامے پہنتے ہیں۔ گوجر لوگ تہبند کا استعمال کرتے ہیں۔ سر پر پگڑی یا لنگی باندھتے ہیں۔ یہ لوگ زراعت پیشہ ہیں۔ ان کی عورتیں بھی کام کاج کرنے سے عار نہیں کرتی ہیں۔ چراگاہوں میں گوجر لوگ اپنے گلے اور ریوڑ لے کر پھرتے رہتے ہیں۔ یہ اکثر خیموں میں رہتے ہیں۔ اور گھاس کی تلاش میں ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتے رہتے ہیں اسلئے ان کا خانگی سامان بہت سادہ اور مختصر ہوتا ہے۔ قدرتی طور پر جفاکش ہوتے ہیں مگر آپس میں لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں۔

اس علاقے کے لوگوں کے مکان صاف ستھرے ہوتے ہیں۔ مکان اونچے لیکن ایک منزلہ ہوتے ہیں۔ اور ان کی چھتیں سپاٹ ہوتی ہیں۔ صحن بہت صاف ستھرے ہوتے ہیں۔ اس علاقے کی آبادی بہت کم اور منتشر ہے۔ لوگوں کی تعلیمی حالت پست ہے۔ جو عموماً غریب ہیں۔

میدانی علاقے کی پیداوار مقابلتہً اچھی ہے۔ اسلئے یہاں کی آبادی گنجان ہے۔ لوگ اتنے جفاکش نہیں جتنے کہ پہاڑی علاقوں کے ہیں۔ مگر ان کی تعلیمی اور مالی حالت بدرجہا بہتر ہے۔ اس علاقے میں لوگ زیادہ تر گیہوں کاشت کرتے ہیں۔ اور جہاں پانی دستیاب ہو سکتا ہے۔ شالی بھی کاشت کی جاتی ہے۔ میوے۔ پھل وغیرہ بھی کاشت کئے جاتے ہیں۔ اور سبزی بھی استعمال ہوتی ہے۔ یہ لوگ اونی کپڑے استعمال نہیں کرتے سوتی اور ریشمی کرتے پہننے کے شوقین ہیں۔ اکثر پاجامے پہنتے ہیں شہروں اور قصبوں میں کوٹ پتلون کا رواج عام ہوتا جاتا ہے۔ طاقت میں یہ لوگ پہاڑی لوگوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ نمی کی وجہ سے اس علاقے میں کئی بیماریاں مثلاً ملیریا۔ نمونیا۔ تپدق۔ اپنا گھر کر رہی ہیں۔ قصبوں میں عالیشان اور پکے مکانات بنائے جاتے ہیں۔ مگر گاؤں میں کچے یک منزلہ مکان عام ہیں۔ یہاں کے مکان اتنے صاف ستھرے نہیں ہوتے جتنے کہ پہاڑی علاقے کے ہیں۔ سیل (مکانوں میں) عموماً پایا جاتا ہے۔ یہاں کے لوگ عموماً زراعت پیشہ ہیں۔ قصبوں اور شہروں کے لوگ تجارت بھی کرتے ہیں۔ آبادی گنجان ہے۔ اور ذرائع آمد و رفت مہیا ہونے کی وجہ سے ان کا تعلق اور لوگوں کے ساتھ بھی کافی ہے۔ کئی علاقوں میں پکی سڑکیں بنی ہوئی ہیں۔ جن پر موٹریں اور لاریاں چلنے لگی ہیں۔

وادی جہلم۔ اس علاقہ میں سردی کافی پڑتی ہے۔ سردی کے موسم میں برف باری بھی ہوتی ہے۔ پہاڑی علاقوں میں برف تقریباً چھ مہینے جمی رہتی

ہے۔ اس علاقے میں نہایت زرخیز علاقہ وادیٔ کشمیر ہے۔ جو میدانی علاقہ ہے۔ یہاں پانی کی افراط کی وجہ سے شالی کاشت ہوتی ہے۔ لوگوں کی خوراک چاول ہے۔ اور چائے کا استعمال عام ہے۔ باقی پہاڑی علاقہ میں گیہوں۔ مکی۔ جو۔ عام لوگوں کی خوراک ہے۔ میدانی علاقے میں چاول اور پہاڑی علاقوں میں مکی۔ لوگ جفاکش ہیں۔ سردیوں میں جبکہ زراعت کا کام نہیں ہو سکتا ہے۔ ہزاروں زمیندار مزدوری کی خاطر پنجاب چلے جاتے ہیں۔ زمیندار لوگوں میں اب تعلیم کا شوق پیدا ہونے لگا ہے۔ مکانات کچے اور دو منزلہ ہوتے ہیں۔ چھتیں ڈھلوان دار ہوتی ہیں۔ اور گھاس سے ڈھکی ہوتی ہیں۔ لوگ عام طور پر لمبے اور ڈھیلے کرتے پہنتے ہیں۔ جن کو کشمیری زبان میں "پھیرن" کہتے ہیں۔ جو غالباً "پیراہن" کی بگڑی ہوئی صورت ہے۔ اونی کھدر یعنی پٹو کا عام رواج ہے۔ اور اکثر یہی پوشاک گرمی سردی دونوں موسموں میں پہنی جاتی ہے۔ سردیوں میں سرد کرتے کے اوپر لوئی یا کمبل اوڑھتے ہیں۔ اور ایک عجیب قسم کی جالی دار انگیٹھی میں آگ ڈال کر تاپتے ہیں۔ پہاڑی علاقے میں کاشتکاری کے علاوہ بھیڑ۔ بکری۔ مال مویشی وغیرہ بھی پالتے ہیں۔ اور گھی کی تجارت بھی ہوتی ہے۔ اون سے موٹا اونی کھدر بنایا جاتا ہے۔ جو پوشاک کے کام آتا ہے۔ اس وادی کی آبادی گنجان ہے۔

وادی سندھ۔ اس علاقے میں زیادہ تر "گرم" پیدا ہوتا ہے۔ اسلئے یہاں کے لوگ گرم کے ستو پر خاصکر گذارہ کرتے ہیں۔ چائے کثرت سے پیتے ہیں۔ سبزی کا استعمال عام نہیں ہے۔ شگر۔ اسکردو اور گلگت میں میوے بہت ہوتے ہیں۔ سردی کی وجہ سے لوگ بارہ مہینے اونی کپڑے پہنتے ہیں۔ اونی کرتہ۔ پاجامہ اور اونی ٹوپی سے ان کی پوشش مکمل بنتی ہے۔ مکان عموماً کچے دو منزلہ ہوتے ہیں۔ چھتیں سپاٹ ہوا کرتی ہیں۔ جن میں چھوٹی چھوٹی کھڑکیاں ہوتی ہیں۔ مشرقی علاقے یعنی لداخ میں مکانات عموماً صاف ستھرے ہوتے ہیں۔ مگر لوگ اکثر سردی کی شدت کے باعث نہاتے کم ہیں۔

لداخ کے رسم ورواج ریاست کے اور حصوں سے بالکل مختلف ہیں۔ عورتوں کو مکمل آزادی حاصل ہے۔ اور پردے کا تو سرے سے دستور ہی مفقود ہے۔ چونکہ اس علاقے میں اشیاء خوردنی آسانی سے میسر نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے بہت سی عورتیں شادی نہیں کرتیں تھیں اور مشغلوں میں وقت گذارتی تھیں بڑے بھائی کی بیوی چھوٹے بھائیوں کیلئے بھی جائز عورت خیال کی جاتی تھی۔ یہ رسم اب ترک کی جارہی ہے۔ لوگ عام طور پر بدھ مذہب کے پیرو ہیں۔ انکی عبادتگاہوں میں جنکو گنپے کہتے ہیں مذہبی کتب خانے بھی ہوتے ہیں۔ ان مندروں میں لاما گرو رہتے ہیں۔ جو عمر بھر شادی نہیں کرتے۔ یہی لوگوں کو مذہبی تعلیم دیا کرتے ہیں۔

وسطی علاقہ یعنی بلتستان میں بلتی قوم کے لوگ آباد ہیں۔ جو کہ اکثر شیعہ مذہب کے پیرو ہیں۔ یہ لوگ اکثر غریب ہیں۔ چنانچہ روزگار کی تلاش میں سال بسال ہمسایہ ملکوں میں گذارتے ہیں۔ اور کما دھما کر اپنے وطن کی راہ لیتے ہیں۔ جفاکش اور محنتی ہونے کی وجہ سے انہیں ہر کہیں کام کاج آسانی سے مل جاتا ہے۔ مکانات لداخ کے مقابلے میں چھوٹے۔ تنگ اور تاریک ہوتے ہیں۔

مغربی حصے کے باشندے یعنی گلگتی لانبے اور رنگ کے گورے ہوتے ہیں۔ یہ لڑنے بھڑنے میں کسی سے دبنے ہٹنے والے نہیں۔ اور اسلام کے پیرو ہیں۔